عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوت

مجلس

جلد نمبر ۲۰ | ۱۸ تا ۲۴/ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۵ تا ۱۱/ اکتوبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۰

محمد
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
بحیثیت
قانون دان

برطانیہ میں فتح مبین کانفرنس

مکمل رپورٹ

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
حقائق کے آئینے میں

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی
دشمنوں کی امیدوں پر اوس

دورِ جدید کا مسیلمہ کذاب
قادیانیت کا دوسرا روپ
فتنۂ گوھر شاھی

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.org

معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کتنی بار ہوئی؟

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات (شب معراج) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

ج:...... پہلی بار کی حاضری تو تھی ہی ۹ بار حاضری نمازوں کی تخفیف کے سلسلے میں ہوئی۔ ہر بار کی حاضری پر ۵ نمازیں کم ہوتی رہیں' اس طرح دس بار حاضر ہوئی۔

کیا معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟

س:...... کیا معراج کی رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟

ج:...... اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف چلا آتا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ دیکھا ہے' مگر دیکھنے کی کیفیت معلوم نہیں۔

کیا شب معراج میں حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے؟

س:...... کیا آتی دفعہ حضرت بلالؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا پہلے آئے یا بعد میں؟

ج:...... شب معراج میں حضرت بلالؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر نہیں تھے۔

حضور نبی اکرم کی خواب میں زیارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حقیقت:

س:...... خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اس کی شفاعت ضروری ہو جاتی ہے۔ کیا ابلیس لعین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی شکل میں آسکتا ہے؟

ج:...... حدیث شریف میں ہے کہ:

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔"

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہو جانا مبارک ہے مگر اس کو بزرگی کی دلیل نہیں سمجھنا چاہئے۔ اصل چیز بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے جو اتباع سنت کا اہتمام کرتا ہو وہ انشاء اللہ مقبول ہے اور جو شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو وہ مردود ہے۔ خواہ اس کو روزانہ زیارت ہوتی ہو' اور اس کے لئے شفاعت بھی ضروری نہیں۔

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے صحابی کا درجہ

س:...... کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو اسے صحابہ کرام کا درجہ ملتا ہے؟

ج:...... ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے۔ خواب میں زیارت سے صحابی کا درجہ نہیں ملتا۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ایمان کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور پھر ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ یہاں یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ صحابی کا درجہ کسی غیر صحابی کو نہیں مل سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی بڑا غوث' قطب اور ولی اللہ کیوں نہ ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام کو سات ہزار سال کا زمانہ گزرا:

س:...... پچھلے دنوں اخبار میں ایک انسانی کھوپڑی کی تصویر چھپی تھی اور لکھا تھا کہ: "یہ کھوپڑی تقریباً ۱۹ لاکھ سال پرانی ہے۔" یہ پڑھ کر تعجب ہوا۔ کیونکہ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام تھے ان کو زیادہ سے زیادہ اس زمین پر آئے ہوئے دس ہزار سال گزرے ہوں گے اس سے پہلے انسان کا اس زمین پر وجود نہ تھا تو سائنس دانوں کا اس انسانی کھوپڑی کے بارے میں یہ خیال کہ یہ ۱۹ لاکھ سال پرانی ہے کہاں تک درست ہے؟ نیز یہ بھی فرمائیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اس زمین پر آئے ہوئے اندازاً کتنے سال ہو گئے ہیں؟

ج:...... مورخین کے اندازے کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو سات ہزار سال کے قریب زمانہ گزرا ہے سائنس دانوں کے یہ دعوے کہ اتنے لاکھ سال پرانی کھوپڑی ملی ہے محض اٹکل پچو ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا:

س:...... حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے کونسا سجدہ کیا تھا؟

ج:...... اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ سجدہ آدم علیہ السلام کو بطور تعظیم تھا۔ دوم یہ کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کو تھا اور آدم علیہ السلام کی حیثیت ان کے لئے ایسی تھی جیسی ہمارے لئے قبلہ شریف کی۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

۱۸ تا ۲۴/ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۵ تا ۱۱/ اکتوبر ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰

شمارہ: ۲۰

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆.........☆.........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد نوشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ : ۷ روپے
ششماہی : ۱۷۵ روپے
سالانہ : ۳۵۰ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۵۹۹۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

عقیدۂ ختم نبوت ...... دشمنوں کی امیدوں پر اوس .... (اداریہ) 4
محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت قانون دان! .... (جسٹس شیخ عبدالحمید) 7
دورِ جدید کا مسیلمہ کذاب "فتنہ گوہر شاہی" .... (علامہ احمد میاں حمادی) 12
اجرائے نبوت کا مرزائی عقیدہ .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 20
برطانیہ میں فتح مبین کانفرنس .... (حضرت مولانا منظور احمد الحسینی) 17
پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق .... (ڈاکٹر دین محمد فریدی) 23
اخبار ختم نبوت و تبصرۂ کتب 25

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

عقیدہ ختم نبوت...... دشمنوں کی امیدوں پر اوس!!

۲۰/ستمبر بروز بدھ صبح پانچ بجے جب ترکش ایئرلائن کا طیارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امور خارجہ کمیٹی کے رکن اور مجلس شوریٰ کے رکن وترجمان حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کو امریکہ کے مشہور شہر شکاگو سے ہر قسم کے شبہات کی برأت کے اعلان کے ساتھ روانہ ہوا تو دشمنان اسلام اور قادیانیوں کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کا اعلان ہوا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں ظاہر کردیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ دنیا میں ایسی دستگیری کرتا ہے جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں اور جاں نثاروں اور قافلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور رضاکاران امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے پیروکاروں' شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے پروانوں اور شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے سپاہیوں کو کبھی دنیا میں بے یارومددگار نہیں چھوڑتا' اور یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست قرار دیتے ہوئے خوف اور غم وحزن سے نجات کی خوشخبری سناتا ہے۔ ان کو اپنی جماعت قرار دے کر دنیا وآخرت میں اپنی رضامندی کی سند عطا فرماتا ہے۔

۱۱/ستمبر کو عین اس وقت جبکہ امریکہ کی دفاعی اور حفاظتی بلند و بانگ دعوؤں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اس کے تکبر وغرور کو چند نوجوانوں نے آنکھوں میں آنکھ ڈال کر خاک میں ملایا اور تمام تر حفاظتی اقدامات کے باوجود قدرت خداوندی کے تحت اس کے فوجی ہیڈکوارٹر پینٹاگون کی عمارت کو آگ وخون میں مبتلا کردیا اور اس کی سب سے بڑی تجارتی عمارت جس میں ایک لاکھ سے زائد افراد مصروف عمل رہتے تھے کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور اس کے کمپیوٹر نظام کے تحت حفاظتی حصار میں چلنے والے چار جہازوں کو نہ صرف اغوا کیا بلکہ اس کو کھلے بندوں دن دھاڑے ان عمارتوں سے ٹکرادیا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امور خارجہ کمیٹی کے رکن شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی خاکپا مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ' مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ' مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ' مولانا سید مصباح اللہ شاہؒ' مولانا بدیع الزمانؒ کے تربیت یافتہ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے تلمیذ خاص اور شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی کے سپاہی مفتی محمد جمیل خان لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر امریکہ کے کامیاب ترین دورے کے بعد امیگریشن افسر کے پاس برطانیہ میں داخلہ کے لئے اجازت کے منتظر تھے لیکن ۴ بجے امیگریشن آفیسر نے یہ کہہ کر کہ برطانیہ کے وزیر داخلہ (ہوم سیکریٹری اسٹیٹ) نے آپ پر ۶/ستمبر سے برطانیہ میں داخلہ پر پابندی عائد کردی ہے' اس لئے آپ کو اپنے وطن واپس جانا ہوگا' قادیانیوں اور اپنے کچھ مخلص دوستوں کی مہربانیوں کا شکار ہورہے تھے۔ اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ' شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین مولانا مفتی نظام الدین شامزئی بھی قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہوکر برطانیہ میں داخلے کے استحقاق سے ویزہ ہونے کے باوجود محروم ہوچکے تھے۔ بہرحال اس قسم کی پابندیاں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ قادیانیوں کے شہر قادیان میں داخلہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا محمد حیات اور دیگر علماء ختم نبوت پر کئی سال پابندی لگی۔ قیام پاکستان کے بعد (ربوہ) چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں پر پابندی رہی' اور چناب نگر مسلمانوں کے لئے ممنوعہ شہر رہا۔ ۱۹۸۴ء کے بعد ایک مخصوص حصہ میں جلسہ کی اجازت ملی۔ ماریشس اور انڈونیشیا سے مولانا منظور احمد الحسینی اور بادا صاحب کو نکالا گیا اور داخلہ پر پابندی عائد کی گئی' اس لئے مفتی محمد جمیل خان نے اس پابندی کو اپنے لئے اعزاز تصور کرتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا کہ اکابر کی محنتوں کی نسبت مل گئی اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ عقیدۂ ختم نبوت کے کام کی مقبولیت کی سند دنیا میں عطا ہوگئی' اس بنا پر امیر یورپ مولانا منظور احمد الحسینی نے تبصرہ کرتے ہوئے ٹیلی فون پر فرمایا کہ ہوم سیکریٹری اسٹیٹ کی طرف

سے پابندی کا خط مل گیا ہے۔ بہر حال امیگریشن والوں نے جمعرات کی واپسی کی بکنگ کرا کر ہیتھرو تھانے بھیج دیا' اس دوران ان سے کہا گیا کہ میرے پاس برٹش ایئر لائن کا ٹکٹ ہے' کل مجھے روانہ کر دیا جائے' بعض ساتھیوں کی غفلت کی وجہ سے وہ ٹکٹ امیگریشن افسران تک نہیں پہنچ سکا' اور '' ابھی امتحان اور بھی ہیں'' کے مصداق دوسرے دن ۱۲/ستمبر کی شام کو ۴ بجے ہیتھرو ایئر پورٹ پر امیگریشن نے لندن بدری کے احکامات واپس لے کر انسداد دہشت گردی کے افسران کے ایماء پر گرفتاری کے لئے دے دیا جنہوں نے پہلی گرفتاری امریکہ کی عمارتوں کی تباہی میں شریک ہونے کے شبہ پر گرفتار کر کے ۲۴ گھنٹوں کا ریمانڈ لیا جبکہ تھوڑی دیر ہی بعد دیگر چار الزامات کہ اسامہ بن لادن کے قریبی ساتھی ہو' جیش محمد کے ممبر یا عہدیدار ہو' انٹرنیشنل دہشت گرد تنظیموں سے روابط کے ساتھ ان کے کام میں شریک ہو اور ان کے لئے برطانیہ میں چندہ کرتے ہو' کے تحت دوسری گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ پانچ بجے سے قانونی کارروائی کے تحت مختلف انداز میں تصاویر تمام انگلیوں' انگوٹھوں' ہتھیلیوں اور ہاتھ پاؤں کے مختلف انداز میں پرنٹس اور عکس' تھوک کے نمونے' بالوں کے نمونے' ناخن کے اندرونی حصے کے مواد وغیرہ حاصل کرنے کے مشقت شدہ عمل میں ۵ گھنٹہ مصروف رکھا۔ ۱۲ بجے وکیل سے ملاقات کرائی گئی جس کی ایماء پر مزید تحقیق و تفتیش صبح تک ملتوی کی گئی۔ ۱۳/ستمبر کی صبح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی وارا کین مولانا اسماعیل رشید' محمد فیروز' احمد عثمان ایڈووکیٹ' محمد فیصل' خان محمد ککو' حافظ اسامہ کی مشاورت سے مشہور ایشیائی وکیل مسٹر گوپل گپتا کا تقرر عمل میں آیا اور گیارہ بجے کے قریب وہ ملاقات کے لئے پیڈنگسٹن تھانے تشریف لائے اور مقدمہ کی کارروائی کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ رات کو آپ نے کارروائی کی اجازت کیوں دی؟ میں نے کہا کہ میں نے تو قانونی ضرورت تصور کرتے ہوئے اجازت دی۔ بہر حال انہوں نے کہا کہ یہ سب سے خطرناک شہادت ہے۔ آپ کا مقدمہ بہت خطرناک ہے صرف ممبر ثابت ہونے پر دس سال سزا ہے جبکہ دیگر جرائم میں سزا کا مواد شمولیت کی حد پر ہے۔ بہر حال میں نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ممبر ہوں' کسی اور جماعت کا نہیں' جیش محمد' یا دیگر جہادی تنظیموں اور اسامہ بن لادن کی جہادی کارروائیوں اور جہاد افغانستان اور جہاد کشمیر کا مؤید ہوں لیکن کسی جہادی تنظیم کا ممبر یا عہدیدار نہیں ہوں۔ اقراء روضۃ الاطفال کے بانی وارا کین میں سے ہوں' جس کے بعد وکیل نے افسران انسداد دہشت گردی کو تحقیق اور بیان لینے کی اجازت دے دی۔ ان افسران نے بیان لینے سے قبل آڈیو اور ویڈیو میں ریکارڈ کرنے کے انتظامات کئے' ویڈیو کے غیر شرعی ہونے کے اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے صرف آڈیو ریکارڈ پر اکتفا کیا گیا۔ تین بجے ۱۳/ستمبر کو بیان شروع ہوا جو مختلف سوالوں کے جوابات کے ساتھ ساڑھے گیارہ بجے رات تک جاری رہا۔ ۱۴/ستمبر بروز جمعہ کو پھر بیان شروع ہوا' جس میں زیادہ تر حصہ سوالات کے جواب اور جرح کا تھا۔ کوشش کی گئی کہ کسی انداز میں مجھ سے غلط باتیں جو منسوب کی گئی ہیں ان کا اقرار کرایا جائے' مگر عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اپنے مشائخ کی دعاؤں سے ان تمام امور میں ان افسران کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور خدا تعالیٰ کے انشراح صدر کی بدولت عزم و جرأت سے جہاد کی حمایت کے باوجود افغان رہنماؤں سے بار بار ملاقات اور اسامہ بن لادن سے انٹرویو کے حصول کے باوجود وہ اس فیصلے پر مجبور ہوئے کہ ہمارے عائد کردہ الزامات اور شبہات کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں اور عین جمعہ کے اس وقت جبکہ انگلستان کی سرزمین پر قائم ہزاروں مساجد میں لاکھوں مسلمان جمعہ کے خطبات میں باری تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ترانے سن رہے تھے' انسداد دہشت گردی کے افسران تمام تر کوششوں کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے اعلان کر رہے تھے کہ ہم نے اپنے تمام تر الزامات اور شبہات واپس لے لئے' ہماری طرف سے گرفتاری کا مطالبہ ختم' اس لئے دو بجے سے آپ آزاد کئے جا رہے ہیں' آپ کو دوبارہ امیگریشن کے حوالہ کیا جائے گا تا کہ آپ کو پاکستان بدر کیا جائے۔ واقعی اللہ کا وعدہ سچا ہے: '' حق آ گیا' باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے والا ہے۔'' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد تازہ ہوگئی' جب اس کو انگریز جج نے قادیان کے مقدمہ میں بری کرنے کا اعلان کیا۔ آج اسی رب نے پھر عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کو سر بلند کیا اور انگریز افسران جو کہ گزشتہ تین سال سے ان جھوٹے الزامات کو ثابت کرنے کے لئے قادیانیوں' ہندوستان کے ایجنٹوں کی مدد اور تعاون اور اپنوں کی کرم فرمائیوں سے ثابت کرنے میں لگے ہوئے تھے اور اسی جھوٹی رپورٹ کی وجہ سے ہوم سیکریٹری نے برطانیہ داخلہ پر پابندی عائد کی تھی' آج اپنی ہی زبان سے تمام تر تحقیقات کے باوجود برأت کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کی برکت' شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مفتی احمد الرحمٰنؒ کی خاکپائی اور شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی زید مجدہم کی زندہ کرامت کا مشاہدہ' مخلصین' محبین' جاں نثاران ختم نبوت کے رضا کاران' امیر

شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اقرأ روضۃ الاطفال اور تمام دینی مدارس کے معصوم بچوں اور طالب علموں' پاکستان اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی نیک وصالحات ماؤں' بہنوں' بچیوں اور غیور مسلمانوں' علماء کرام' طلباء کرام' جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی دعاؤں کا ثمرہ اور اسلام کی حقانیت کا کھلا مشاہدہ تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ ۴ بجے دوبارہ اپنے سابقہ مستقر ہیتھرو تھانے کے حوالہ ہوئے کہ پاکستان بدر کیا جائے' مگر آزمائش کی بھٹی ختم نبوت کے اس پروانے کو مزید پریشان کرنے کے لئے تیار تھی اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کے ترانے دنیا کے گوشے گوشے میں گونجنے کے لئے تیار ہو رہے تھے' سرزمین برطانیہ میں برکات کے مشاہدہ اور دوست و دشمن کی آنکھیں کھولنے کے بعد سرزمین امریکہ میں بھی عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کی مہر تیار ہو رہی تھی۔ ۵ بجے شام زبردستی طور پر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کے اس خادم کو لندن سے شکاگو ایئرپورٹ کی طرف لے جانے کے لئے اور امیگریشن افسروں کے نرغے میں جہاز میں سوار کرا دیا گیا۔ شکاگو ایئرپورٹ پر "وجعلنا من بین ایدھم سدا و من خلفاً سدا" کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی یاد تازہ ہوگئی۔ کلام الٰہی کی عظمت اجاگر ہوئی' عقیدۂ ختم نبوت کا بول بالا ہوا' آدھ گھنٹہ شعبہ جسٹس امیگریشن اینڈ نیشنلائزیشن کے دو متعلقین نے سوالات کے ذریعہ بال کی کھال اتارتے ہوئے اس نازک اور خطرناک ماحول میں جہاں شک کی بنیاد پر بے قصوروں کو مہینوں جرم بے گناہی کی سزا دی جاتی ہے' جہاں عبدالرحمٰن نابینا گزشتہ کئی سال سے ایف بی آئی کے ظلم وستم کا شکار ہے حکمرانوں کی بدقسمتی کی کہانیاں سنا رہا ہے' جہاں پر امریکی پولیس کی دہشت سے گھر بیٹھے کانپتا ہے' جہاں پولیس کو بے گناہوں کو گولی مارنے تک کی اجازت ہے' اس خطرناک ماحول میں عقیدۂ ختم نبوت کی برکات کا مشاہدہ جب خدا تعالیٰ کراتا ہے تو افسران کی زبان سے کہلواتا ہے کہ تم کو امریکہ لانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کہ امریکہ میں ترانے اور صدائیں بلند کرنے والا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ رکن' شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کا یہ ادنیٰ سپاہی اور خوشہ چیں ہر قسم کے شبہات سے بالاتر ہے۔ اس کو لندن یا پاکستان واپس روانہ کر دیا جائے' لیکن خدا کے ہر کام میں مصلحت کے تحت بے گناہی کے اس ملزم کو ۹ بجے بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہادی اور ملجا وہی ہے کیونکہ ۹ بجے ہتھکڑی کو حق و صداقت کے زیور کے طور پر قبول کرنے والے اس ملزم سے خوف زدہ ہو کر امریکن ایئرلائن کے جہاز کا عملہ سوار کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور پھر یہ انکار قید تنہائی میں تبدیل ہو جاتی ہے تا آنکہ ۱۲/ستمبر بروز اتوار کو ترکش ایئرلائن اس کی اس قید تنہائی کو ختم کر کے پاکستان پہنچاتی ہے اور دنیا پر اللہ تعالیٰ واضح فرما دیتے ہیں کہ حق وصداقت اور عقیدۂ ختم نبوت کے سپاہیوں کو آزمایا جائے گا' رسوا نہیں کیا جائے گا' پرکھا تو جائے گا' مگر ذلت وخواری کے لئے نہیں اعزاز و اکرام کی بلندی اور درجات کی سربلندی کے لئے۔

الحمدللہ! سرزمین پاکستان ۲۱/ستمبر کی صبح ۵ بجے ختم نبوت زندہ کے نعروں سے گونجی تو اس کی آواز چار دانگ عالم میں بلند ہو کر عظمت ختم نبوت کی سربلندی کا اعلان کرنے لگی اور دشمنوں اور قادیانیوں کی امیدوں پر اوس پڑتے ہوئے ان کے ایوان میں صف ماتم بچھ گئی۔ انشاء اللہ مجاہد ختم نبوت کی آواز برطانیہ اور امریکی کی مساجد اور مرکز اسلام میں گونجے گی کیونکہ جلد ہی عدالت کے ذریعہ اس پابندی کو ختم کرانے کے اقدامات ہوں گے انشاء اللہ وہاں بھی عقیدۂ ختم نبوت کو فتح ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور برکت سے اور دشمنوں کی امیدوں پر اوس پڑے گی۔ (اسلام زندہ باد' ختم نبوت زندہ باد)

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاء کرام کے نام بقایا جات کے ریمائنڈر ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایا جات' واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر' چیک' ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے رسالہ کی قیمت میں بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ)

قسط نمبر1

تحریر جسٹس شیخ عبدالحمید

محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت قانون دان!

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقنن اعظم کی حیثیت سے قانون سازی اور آئین سازی کی ہے یا آپ نے انسانی زندگی کے تحفظ، جائیداد کے تحفظ، دین کے تحفظ، وراثت کے تحفظ اور فکر واستدلال کے تحفظ کے لئے جو اصول وضوابط دیئے ہیں ان کو شرع میں ''کلیات خمسہ'' کہا جاتا ہے۔ مسلمان آئین سازی کے مطابق قرآن میں دو سو ستائیس آیات، گیارہ قانونی معاملات، مثلاً میراث، شادی، جہیز، طلاق، تحائف، وصیت سے خرید وفروخت، سرپرستی، کفالت اور ارتکاب جرم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس مقالہ میں بھی جسٹس شیخ عبدالحمید صاحب رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت قانون دان کے بارے میں لکھتے ہیں جو افادۂ عام کے لئے شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

اگرچہ زمانہ تخلیق کو ناپنے کا کوئی آلہ موجود نہیں ہے تاہم سائنس دانوں کی قیاس آرائی کے مطابق انسان کو اپنی موجودہ شکل وصورت میں اس کرۂ ارض پر وجود میں آئے تقریباً دس ہزار سال گزرے ہیں، وہ شروع دن سے خوراک ومکان کی تلاش میں صحرانوردی کی زندگی بسر کرتا رہا اور جب بھی اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہوئی، اس نے انسانی خون بہانے سے اعراض نہیں کیا۔ اس صورت حال کا ذکر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے مابین مکالمے کے انداز میں موجود ہے۔ جب فرشتوں کو اس رضائے الٰہی کا علم ہوا کہ وہ انسان کو تخلیق کرنے کا ارادہ کر رہا ہے تو انہوں نے دریافت کیا:

''اے رب العالمین! کیا تو ایک ایسی ہستی کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو کرۂ ارض پر ہر روز ایک نیا ہنگامہ کھڑا کرے گی اور خون بہانے سے باز نہیں آئے گی۔''

فرشتوں کی پیشگوئی صحیح ثابت ہوئی۔ زمین پر قدم رکھتے ہی انسان نے اشیائے خوراک اور عورت کے لئے خون بہانا شروع کر دیا اور آج تک وہ اسی راہ پر گامزن ہے۔

اس وقت کوئی سیاسی ادارہ ایسا نہ تھا کہ جو معاشرے میں امن وعافیت، نظم ونسق قائم رکھتا اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ زنی اور خلاف ورزیوں کو دیکھ کر ان کی روک تھام کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے پیغمبروں کے سپرد کر دیا جن کو وہ وقتاً فوقتاً زمین پر بھیجتا رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو دنیا کے سب سے بڑے قانون ساز تھے آسمانی احکام لے کر آئے جن کی رو سے قتل وغارت گری، چوری اور بدکاری کو ممنوع قرار دیا گیا۔ ان کے بعد دوسرے پیغمبر اعلیٰ خیالات کی تبلیغ لے کر آئے اور سب سے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، چونکہ اللہ کے پیغامات انسانوں تک پہنچانے کے لئے وہ آخری نبی تھے اور چونکہ آپؐ کے پیغامات اور قوانین کو ہر زمانے اور ہر مقام کے لئے مفید اور کارآمد بنانا تھا، اس لئے آپ کے دائرہ عمل کو بھی ان کے پیش روؤں کے مقابلے میں وسیع تر رکھنا تھا، لہٰذا وہ زمان ومکاں کی بندشوں سے قطع نظر انسانی زندگی کے تقریباً سب ہی پہلوؤں پر اثر انداز رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ضابطہ قانون ایک مکمل دستاویز بن گیا۔ آپؐ نے وحی الٰہی کے زیر ہدایت جن اصول وفروع کو بیان فرمایا، ان کی حیثیت مستقل اور دائمی ہے البتہ جن امور کے بارے میں شریعت خاموش ہے۔ ان امور کے بارے میں اصول دین اور روح شریعت کی مطابقت میں اجتہادی آراء پیش کی جا سکتی ہیں۔

چنانچہ دین اسلام کو قوانین واخلاقیات کے ایسے بنیادی اصول وضع کرنے تھے جو وقتاً فوقتاً اور جگہ جگہ تفصیلات سے متعلق قاعدے سے مرتب کرانے میں مدد دیتے اور جو اس وقت کے حالات کا ساتھ دینے کے لائق ہوتے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات درج ہیں ان سے مسلمان قانون سازوں نے پانچ اصول اخذ کئے جو آئین کے سو پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ اسلام میں آئین سازی کا مقصد یہی ہے کہ ان اصولوں کی تعمیل کرائی جا سکے، ان اصولوں کو شرع میں ''کلیات خمسہ'' کہا جاتا ہے جو مختصراً یہ ہیں:

(1) زندگی کا تحفظ۔

(۲) جائیداد کا تحفظ۔

(۳) دین کا تحفظ۔

(۴) وراثت کا تحفظ۔

(۵) فکر واستدلال کا تحفظ۔

مسلمان آئین سازوں کے حساب کے مطابق قرآن پاک میں دو سو ستائیس آیات، گیارہ قانونی معاملات مثلاً میراث، شادی، جہیز، طلاق، تحائف، وصیت، خرید وفروخت، سرپرستی، کفالت اور ارتکابات جرم سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس بدلتی ہوئی اور ترقی پذیر دنیا کے لئے صرف یہ شقیں کافی نہیں کہی جاسکتیں۔ لہٰذا قرآن پاک نے مختلف انواع حالات کے لئے قوانین مرتب نہیں کئے، جو مختلف زمانوں اور مختلف مقامات پر پیش آسکتے تھے، یہ بات آنے والے دور کے قانون سازوں کے لئے چھوڑ دی گئی تاکہ وہ بنیادی اصولوں کی روشنی میں تقاضائے وقت اور حالات کو دیکھتے ہوئے دوسرے قوانین مرتب کرلیں، بشرطیکہ وہ دوسرے قرآنی احکام کے عین مطابق ہوں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے اولین قانون ساز تھے، آپ نے اس ضمن میں مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ آپ نے اپنے زمانے کے تقاضوں کا خیال رکھا، آپ کے قانونی ملفوظات دوسرے تشریحی قوانین کا ذریعہ بن گئے، جن پر تمام اسلامی آئین کی بنیادیں قائم ہیں، اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ احکام بھی نافذ ہیں کہ تمام مسلمان فرمان رسول کی پیروی کریں۔ قرآن پاک میں آتا ہے:

''جو کچھ رسول تم کو دے وہ مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے ترک کرو جسے وہ منع کرے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ بھی ہے:

''جس نے رسول کی اطاعت کی، فی الحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اسی لئے کہا جاتا ہے اور یہ کہنا صحیح بھی ہے کہ کوئی مملکت اسلامی نہیں کہی جاسکتی اگر اس کے قوانین قرآن وسنت سے متضاد ہوں، سنت سے مراد ہر وہ بات ہے جو نبی نے کہی، ہر وہ فعل ہے جو آپ نے کیا اور وہ رائے بھی جو دوسروں کے بارے میں قائم کی گئی۔

اس مقالے میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آئین وقانون ساز کی حیثیت سے کیا کردار ادا کیا ہے؟ آپ نے جو بھی کردار ادا کیا، وہ ہر زمانے اور مقام کے باشندوں کے لئے مشعل راہ ہے [illegible] ہے کہ جہاں کہیں بھی اسلامی آئین نافذ کرنا مطلوب ہو وہ لازمی طور پر قرآنی احکام اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کے عین مطابق ہونا چاہئے۔

خرید وفروخت اور معاہدے:

عام قانون کے جتنے بھی مہذب نظام دنیا میں رائج ہیں ان سب میں معاہدے کا سب سے اہم عنصر ''رضامندی'' ہوتا ہے، لیکن قانون کی رو سے رضامندی کا مفہوم اس شخص کی رضامندی سے ہوتا ہے جو زیر معاہدہ لین دین سے ظہور میں آنے والے نفع ونقصان کا صحیح اندازہ لگانے کا اہل ہو، اسی ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب رضامندی کو کسی معاہدے کی شرط قرار دیا جائے تو وہ کسی دباؤ، فریب اور غلطی کے بغیر بالکل آزادانہ ہو۔'' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''میری امت کو اس ذمہ داری سے سبکدوش کردیا گیا ہے جو کسی قسم کے دباؤ، فریب اور غلطی سے ظہور میں آتی ہے۔''

اس اصول کی تہہ میں اصل منشاء یہ ہے کہ معاہدے میں شریک ایک فریق کو بے جا نقصان سے بچایا جائے، منصفانہ اور مناسب لین دین کی صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی فریق مال چھوڑ دینے سے کوئی نقصان اٹھا رہا ہو تو اس بدلے میں برابر قیمت کا فائدہ بھی ضروری پہنچنا چاہئے۔ ایک مشہور قانون داں اور فلسفی بینتھم کے بیان کے بموجب: ''نقصان سے جو تکلیف لاحق ہو اس کا مداوی بدلے میں حاصل ہونے والی راحت سے کیا جائے۔''

ایسے فریب اور دھوکے سے بچانے کے لئے جس سے ایک فریق کو نقصان پہنچتا ہو اور کسی قسم کا کوئی فائدہ نہ ہوتا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نافذ کیا کہ فروخت کی جانے والی چیز فروخت کے موقع پر موجود ہو اور معائنے کے لئے پیش کی جاسکے، اور بعد میں مہیا کی جانے والی ہو تو واضح طور پر اس خوبی اور مقدار کی تفصیل بیان کی جائے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بیچی جانے والی چیز فروخت کنندہ کے قبضے میں ہونی چاہئے، قبضہ دیے جانے سے متعلق تنازعات کو ختم کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے، یہ یقین دلانے کے لئے کہ بیچی جانے والی چیز فروخت کنندہ کی ملکیت ہے اور کسی اور کا اس پر حق نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ منڈی میں ایک جگہ سے فروخت کرنے کے لئے خریدا جانے والا اناج لازمی طور پر منڈی میں دوسری جگہ منتقل کردیا جائے، اسے صاف طور پر اس ذریعہ سے الگ کردینا چاہئے جس سے فروخت کنندہ نے اسے خریدا تھا۔

معاہدہ فروخت کو فسخ کرنے کے اختیار کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جب تک دونوں فریق لین دین کے مقام سے چلے نہ جائیں فسخ کرنے کا انہیں اختیار حاصل

ہے، لیکن اگر کسی اور صورت میں اس اختیار کو کام میں لانے سے متعلق کوئی شرط معاہدے میں درج ہے تو پھر وہ شرط ان کو پابند کئے رہے گی۔"

آپؐ نے اس بات پر زور دیا کہ فروخت کی جانے والی شے میں کوئی نقص ہو تو اسے ظاہر کر دیا جائے۔ اگر نقص ظاہر نہ کیا جائے اور خریدنے والا بعد میں اس حقیقت کا پتہ لگائے تو اسے حق حاصل ہوگا کہ وہ اس نقص کے انکشاف پر معاہدہ کو منسوخ کردے۔ آپؐ نے لین دین کے ان تمام معاملات کو غیر قانونی قرار دے کر ان کی مذمت کی جن میں قیاس آرائی، سٹہ بازی کا شائبہ پایا جاتا ہو۔ اس زمانے میں بعض لوگ اپنی دکانوں میں فروخت کے مال کو پھیلا دیا کرتے تھے اور خریدار ان چیزوں پر کنکریاں پھینکتا جن کو وہ خریدنا چاہتا تھا اور کنکری جس چیز پر لگ جاتی وہ فروخت شدہ سمجھی جاتی تھی۔ آنحضورؐ نے اس طریقہ کار کو ممنوع قرار دیا چونکہ اس میں قمار بازی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ اسی سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو ممنوع قرار دیا جو شکم مادر میں ہوں۔ ان پھلوں کی فروخت کو جو غیر پختہ ہوں، اور مچھلیوں کو جو پانی میں ہوں۔ پھلوں کی فروخت کرنے کی اجازت اسی صورت میں دی گئی کہ جب وہ توڑے جانے کی لائق حد تک پختہ ہوگئے ہوں۔ آپؐ نے اناج کی ذخیرہ اندوزی اور کمیابی پیدا کرنے کی غرض سے اس کی فروخت کو روک کے رکھنے اور پھر زیادہ نرخ پر بیچنے کو ممنوع قرار دیا۔ آپؐ نے ایسے مادہ جانوروں کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جن کا دودھ دو یا تین دن تک نہ دوہا گیا ہو کیونکہ اس میں فریب کا عنصر پایا جاتا ہے۔ تازہ کھجوروں کا خشک کھجوروں سے تبادلہ یا ان کھجوروں کا ڈھیر کی صورت میں پڑی ہوئی ان کھجوروں سے جو حقیقتاً چل چکی ہوں تبادلہ کرنا ممنوع قرار دیا گیا، کیونکہ اس قسم کے لین دین میں بھی قیاس آرائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔

اہل مدینہ کا دستور تھا کہ ان لوگوں سے ملنے کے لئے شہر کے باہر جاتے جو دوسرے مقامات سے فروخت کا مال لے کر آتے تھے۔ وہیں ٹھہر کر ان سے سودا کر لیتے تھے۔ آپؐ نے اس رواج کو ممنوع قرار دیا اور فرمایا کہ باہر والوں کو اپنا مال منڈی میں لاکر اور وہاں بیچ کر فروخت کرنے کا موقع دیا جائے۔ آپؐ نے فروخت کو فسخ کرنے کا حق صرف ان باہر والوں کو دیا جن کو منڈی میں پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ منڈی میں چیزوں کا نرخ اس شرح سے بڑھا ہوا ہے جو ان کو وصول ہوئی تھی۔

آپؐ نے کسی ایسی چیز پر بولی لگانے کی اجازت نہیں دی جس پر کسی دوسرے شخص سے بات چیت ہو رہی ہو۔ یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ بولی دینے والا صرف فروخت کنندہ کے مفاد کی خاطر قیمت بڑھانے کے لئے ایسا کر رہا ہو۔ اگر بیچنے والے کے ایماء پر کوئی چیز دو اشخاص کے ہاتھ فروخت کر دی گئی ہو تو پہلے خریدار کو اسے پالینے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر درخت پر لگے ہوئے پھل فروخت کر دیئے جائیں اور پھر قدرتی آفات کے باعث تباہ ہو جائیں۔ پیشتر اس کے کہ خریدار ان کو توڑ کر جمع کر سکے تو اسے رقم واپس لینے کا حق حاصل ہوگا جو اس نے قیمت کے طور پر ادا کی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب کسی ایسے کام کی اجرت طلب کرنا ناجائز ہے، جو بجائے خود حرام ہے مثلاً بت بنانا یا شراب کشید کرنا، کسی صورت شراب یا کتے کی فروخت پر کسی قیمت کا مطالبہ نہیں ہو سکتا، اسی طرح سود کا مطالبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے اس قانونی اصول کو ایک قانونی جملہ میں بیان کیا ہے: ''نفع ذمہ داری کے ساتھ ملتا ہے۔'' ایک شخص نے ایک غلام خریدا، لیکن غلام کا نقص خریدار پر منکشف نہیں کیا گیا۔ نقص کا انکشاف ہونے پر خریدار نے وہ غلام فروخت کنندہ کو واپس کر دیا۔ اس درمیانی وقفے میں جو کام غلام نے انجام دیئے ان کی اجارت فروخت کنندہ نے طلب کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر اس مطالبے کو رد کر دیا: ''نفع ذمہ داری کے ساتھ ملتا ہے'' خریدنے والا غلام کو کھانا کھلانے کا ذمہ دار تھا۔ اسے یہ اندیشہ لاحق تھا کہ اگر اس درمیانی وقفے میں وہ (بھوک سے) مر جاتا تو نقصان اٹھانا پڑتا۔ ان کے قاعدے کے مطابق فروخت کنندہ کو اپنی بیچی ہوئی چیز کی قیمت وصول کرنے کا حق ہے۔ اگر بیچنے والے اور خریدنے والے کے درمیان کسی چیز کی فروخت پر کوئی تنازعہ کھڑا ہو جائے اور وہ چیز اس وقت موجود ہو تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاعدے کے مطابق بیچنے والے کے بیان پر اعتماد کیا جائے گا۔ اس صورت میں خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس بیان کو قبول کرے یا رد کردے۔ اگر وہ قبول کرے تو جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ اگر رد کر دے تو وہ چیز فروخت کنندہ کو واپس مل جائے گی۔ یہ ایک مشہور قانونی اصول کی عمدہ مثال ہے جس کے تحت دونوں فریق سابقہ حالت پر واپس چلے جاتے ہیں۔

عام قانون کا یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ لین دین کے تمام معاملات میں نفع، نقصان دونوں فریقوں کے لئے برابر ہونا چاہئے۔ اگر ایک شخص کو نفع ہو اور دوسرے کو کلیتاً نقصان تو اس اصول کے تحت لین دین کالعدم ہوجاتا ہے آنحضرتؐ کے جاری کردہ احکام میں یہ قانونی اصول بھی

دکھاتا ہے۔

دیوالہ ہونے کا قانون:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون کے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا، انہوں نے اپنے ایک صحابی حضرت معاذؓ کی جائیداد اپنے قبضے میں کرلی جو دیوالہ ہوگئے تھے۔ اسے فروخت کردیا اور فروخت کی رقم کو قرض خواہوں میں تقسیم کردیا۔ آپؐ نے یہ حکم بھی دیا کہ اگر کوئی قرض خواہ اپنا مال کسی دیوالیہ مقروض کے قبضے میں پائے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس سے واپس لے لے۔ یہ اصول زیادہ قرین انصاف ہے، دیوالیہ پن کے اس اصول قانون کی نسبت جو اس وقت رائج ہے اور جس کے تحت ایسی چیز کی قیمت دوسرے قرض خواہوں میں بھی تقسیم ہوجاتی ہے۔

آپؐ کے فرمان کے بموجب کنویں کا پانی، خودرو گھاس اور آگ مشترک املاک ہیں۔ ایک دیاسلائی کسی دوسرے شخص کی آگ سے روشن کی جاسکتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ آگ بجھ جائے، نہر کے بہتے ہوئے پانی کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ وہ ساحلی کھیتوں کے سب مالکوں کی ملکیت ہے، البتہ ایک شخص اپنے کھیت میں آبپاشی کے لئے نہر کا پانی اس وقت تک روک سکتا ہے جب تک کہ کھیت میں وہ پانی ٹخنوں تک نہ آجائے۔

آپؐ نے دوسرے لوگوں کی زمین پر مداخلت بے جا کو ممنوع قرار دیا۔ البتہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا قطعہ زمین ہو جو کسی کے قبضے میں نہ رہا ہو یا زیر کاشت نہ آیا ہو تو کوئی بھی مسلمان اس پر کاشت کرسکتا ہے یا اس کے گرد باڑ لگا سکتا ہے یا دیوار بنوا سکتا ہے۔ یہ بات عام قانون کے اس مشہور اصول سے مطابق ہے جس کے تحت زمین پر "پہلے قابض" کی ملکیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

حق شفعہ کا قانون:

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قانون کی اس شق کے شارع ہیں کیونکہ ان سے قبل وہ کہیں بھی رائج نہیں تھی۔ ان کے وضع کردہ اس قانون کے تحت کسی جائیداد، غیر منقولہ زمین یا مکان کے ایک حصے دار کو یہ ترجیحی حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے ساجھی کا حصہ خرید لے۔ اجنبی لوگ صرف دوسرے حصہ داروں کی رضامندی پر یا خریداری سے ان کے انکار پر خرید سکتے ہیں۔ اسی اصول پر آنحضرتؐ نے خریداری کا ترجیحی حق ان لوگوں کو دیا جنہیں بیچنے والے کے ساتھ ساتھ فروخت ہونے والی جائیداد پر سے ہوکر گزرنے کا حق حاصل ہو۔ یہ قاعدے اس لئے وضع کئے گئے تاکہ اجنبی لوگوں کو حصہ داری سے الگ رکھا جائے۔ کیونکہ ناپسندیدہ لوگوں کے داخلے سے عام طور پر جھگڑے ہوتے ہیں اس قاعدے پر عمل کرنے سے تنازعات کے تمام راستے مسدود ہوجاتے ہیں۔

بٹے پر اراضی:

دنیائے عرب کے ایک عام رواج کے مطابق جب کوئی اراضی کاشت کے لئے کسی کرائے دار کو بٹے پر دی جاتی تو پیداوار میں سے اس کرایہ دار کا حصہ اس طرح متعین کیا جاتا کہ کھیت کا ایک حصہ اس کے لئے مخصوص ہوجاتا اور وہ اس مخصوص قطعہ زمین کی پیداوار سے اپنا حصہ حاصل کرلیتا۔ لیکن اتفاق کی بات ہے کہ کبھی کرایہ دار کے حصہ اراضی پر اور کبھی مالک کے حصہ اراضی پر کوئی فصل پاکل تیار نہیں ہوتی یا اس کی مقدار اتنی نہ ہوتی کہ اس حصہ دار کا معاوضہ کافی ہوجاتا جس کے لئے وہ مخصوص کی گئی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی قمار بازی تھی۔ لہٰذا آنحضرتؐ نے اس رواج کو ممنوع قرار دیا اور حکم دیا کہ سارے کھیت کی پیداوار ایک جگہ جمع کی جائے اور پھر مالک و کرایہ دار کے مابین ان کے متفقہ حصص کے مطابق تقسیم کردی جائے۔ آپؐ نے اس بات پر اصرار کیا کہ حصص کا تعین پہلے ہی سے کرلیا جائے۔ آپؐ نے ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے بھی بٹے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کسی درخت کے پھل بٹے پر دیئے جائیں اور وہ پھل آفات قدرتی سے ضائع ہوجائیں تو مالک کو لازم ہوگا کہ وہ بٹے کی رقم بٹہ لینے والے کو واپس کردے۔

مالک اور ملازم:

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت کی ادائیگی پر خدمت لینے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی بعثت سے پہلے اجرت لے کر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور آپؐ نے ان لوگوں کو بھی اجارت ادا کی جو زمانہ نبوت میں آپؐ کے لئے خدمات انجام دیتے تھے، آپؐ کا اصرار تھا کہ

"مزدور کی اجرت ادا کردو اس سے پہلے کہ اس کی پیشانی کا پسینہ خشک ہو۔"

احادیث نبویؐ کے مطابق ہبہ کرنے کی اجازت ہے اور سوائے اس کے کہ ایک باپ اس ہبہ نامے کی تنسیخ کرسکتا ہے جو اس نے اپنے بیٹے کے نام تحریر کیا ہے۔ باقی تمام ہبہ نامے ناقابل تنسیخ ہیں۔ باپ کی طرف سے بیٹے کے نام ہبہ نامہ صرف اس وقت منسوخ ہوسکتا ہے کہ جب ہبہ کی ہوئی جائیداد بالکل اسی صورت میں موجود ہو جو ہبہ کرنے کے وقت تھی لیکن اگر اسے کسی صورت میں بدل دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ہبہ کی ہوئی اراضی پر عمارت تعمیر کرلی گئی ہے تو وہ ناقابل تنسیخ ہے، خواہ وہ ہبہ منصفانہ تھی، آپؐ نے حکم کے بموجب عمر بھر کے لئے وقف کرنے

ں اجازت ہے۔

لیکن آپؐ نے ایسے وقف کی مذمت کی ہے جب ایک وارث کو دوسرے وارثوں کے مقابلے میں ترجیح دی جائے۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا کہ اس طرح اس وارث کے خلاف دوسرے وارثوں کے دلوں میں نفرت اور عداوت کے جذبات نشوونما پاتے ہیں اور جس وارث کو ترجیح دی گئی ہے وہ حسد کا شکار ہوجاتا ہے۔

آنحضرتؐ نے خدا کے نام پر اراضی وقف کرنے اور مذہبی مقاصد کے لئے اسے بطور عطیہ دے دینے کی اجازت دی ہے۔ آپؐ نے ایک مخصوص قسم کے مشروط عطیے کو بھی تسلیم کیا ہے جو شرع میں ''رقبیٰ'' کہلاتا ہے۔ وہ ایک ایسا عطیہ ہوتا ہے جس کے ساتھ اس قسم کی شرط لگائی جاتی ہے کہ اگر عطیہ پانے والا عطیہ دینے والے سے پہلے مرجائے تو عطا کی ہوئی جائیداد عطیہ دینے والے کو واپس مل جاتی ہے، لیکن اگر عطیہ دینے والا پہلے مرجائے تو جائیداد عطیہ پانے والے کی قطعاً ملکیت ہوجاتی ہے۔ اس فائدے کی خوبی بالکل واضح ہے۔

اگر کسی شخص کو ایسا کوئی سامان ملے جس کا کوئی دعویدار نہ ہو تو وہ اس پر قابض ہوسکتا ہے، لیکن ایک حدیث کے مطابق اس کا فرض ہوگا کہ وہ چالیس دن تک اس کا اعلان کرتا رہے اور ایک دوسری حدیث کے مطابق ایک سال تک اعلان کرتا رہے۔ اگر اصل مالک حاضر ہونے سے قاصر رہے اور سامان کا کوئی دعویدار نہ ہو تو پھر وہ سامان اس شخص کا ہوجائے گا، لین اگر اصل مالک آجائے اور سامان کا مطالبہ اس وقت کرے جب وہ استعمال میں آگیا ہو تو استعمال کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اصل مالک کو اس کی قیمت ادا کرے۔ لیکن آنحضرتؐ نے ضروری اعلان اور تشہیر کے بغیر سامان کے تصرف کی مذمت کی ہے کیونکہ ایسا فعل امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔

آپؐ نے اس سلسلے میں یہ بھی فرمایا کہ اس اعلان پر دو گواہوں کی تصدیق ہونی چاہئے تاکہ بے دعویٰ جائیداد دبانے والے کو کہیں اس کے ناجائز تصرف کی ترغیب نہ ہوجائے۔ اور اگر مدعی سامان پانے والے کی وفات کے بعد اپنا دعویٰ کرے مرنے والے کے ورثاء اسے اپنے باپ کی املاک سمجھ کر اس پر قابض نہ ہیں۔

وصیت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وارثوں کے حق میں وصیت کرنے کو منع فرمایا ہے جو فرمان الٰہی کے بموجب پہلے سے وارث ہوں کیونکہ اس طرح دوسرے وارثوں کے حصص میں کتربیونت ہوسکتی ہے۔ آپؐ وصیت کے ذریعے جائز وارثوں کو نقصان پہنچانے کے خلاف تھے اور ان کے نزدیک ایسا فعل احکام الٰہی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ آپ کا منشاء یہی تھا کہ ترجیحی حیثیت پانے والے کسی طرح رشک وحسد کا نشانہ نہ بنیں۔

وراثت:

ایک حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق کوئی مشرک وارث کسی مسلمان کے مال ومتاع کا وارث نہیں بن سکتا اور اسی طرح مسلمان وارث کسی مشرک رشتے دار کی جائیداد کا وارث قرار نہیں پاسکتا، کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کی مال ومتاع کا وارث نہیں بن سکتا جسے اس نے مارڈالا ہو، ایسی ممانعت کے بغیر یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ وارث، جلد حق وراثت حاصل کرنے کے لئے کہیں اپنے اسلاف کو ہلاک نہ کردیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضع کردہ ایک اور قاعدے کے مطابق اگر کوئی وارث جائیداد شکم مادر میں ہے تو اس کی پیدائش کے وقت تک متوفی کی جائیداد پر حق وراثت کے فیصلے کو ملتوی رکھا جائے۔ اگر وہ زندہ پیدا ہو تو جائیداد پر اس کا حق ہوگا اور اگر وہ مردہ پیدا ہوا تو اس کا کوئی حق نہ ہوگا۔ آپؐ کے قاعدے کے مطابق وہ بچہ مردہ تصور ہوگا جو شکم مادر سے باہر آنے کے بعد چیخ کر رونے سے پہلے مرجائے۔ اس موقع پر چیخ کا سنائی دینا زندگی کی علامت ہے۔ اگر وہ چیخ سنانے کے بعد مرجائے تو اسے زندہ پیدا ہونے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

ایک ناجائز طور پر پیدا ہونے والا لڑکا وارث نہیں ہوتا، اسی طرح وہ بچہ جو ایسے تعلقات کے بعد پیدا ہو جن کے بارے میں جماع کا فعل موضوع بحث ہو یعنی عورت اور مرد بدکاری کا ارتکاب کریں اور اس بدکاری کے نتیجے میں پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

شادی یا نکاح:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا کہ ہر وہ شخص جو مہر ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور بیوی کا خرچ برداشت کرسکتا ہو، ضرور رشتہ ازدواج میں منسلک ہو، مہر کی رقم نقد یا سامان کی صورت میں ہوسکتی ہے، لیکن آپؐ نے تبادلے کی شادیوں کو ممنوع قرار دیا جن میں مہر کی کوئی رقم نقد یا سامان کی صورت میں نہیں دی جاتی بلکہ ایک شخص اپنی بہن دوسرے شخص کے نکاح میں دیتا اور اس کے عوض اس کی بہن کو اپنی بیوی بنالیتا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مہر ایک قرضہ ہے اور اسے تمام دوسرے قرضوں پر ترجیحی حیثیت حاصل ہے اور وہ نکاح کے ضمن میں ایک لازمی شرط ہے۔ فریقین کی مرضی کے بغیر کوئی نکاح باضابطہ نہیں ہوتا۔ (باقی آئندہ)

دور جدید کا مسیلمہ کذاب قادیانیت کا دوسرا روپ

تحریر: علامہ احمد میاں حمادی

فتنہ گوہر شاہی

قسط نمبرا

روحانیت اور پیری مریدی کی آڑ میں اسلام کی جڑیں کاٹنے اور اسلام کے مدمقابل ایک من گھڑت نیا دین لاکر امت مسلمہ کو انتشار کا شکار کرنا چاہتا ہے۔ جس نماز کی تاکید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی کی ہے یہ مرتد گوہر شاہی اس نماز کے پڑھنے کو گناہ کہتا ہے' جس کعبہ کا طواف آنحضور ﷺ نے بذات خود کیا اس کے متعلق یہ کہتا ہے کہ آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں وہ کعبہ خود آکر طواف کرے (نعوذ باللہ)

غرض یہ کہ اسلام کے ہر حکم کے مقابل اپنی من گھڑت بکواسات کو اولیاء اللہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ محسن انسانیت کے امتیو! سوچو دین اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب وشتم کا یہ بھونڈا سلسلہ آخر کب تک چلے گا؟ ایسے حالات میں ہماری کیا ذمہ داری ہے۔ ہم نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس اور دین کے تحفظ کے لئے کتنا وقت اور مال خرچ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جس نے نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کی حیثیت سے جن وانس کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور آپؐ پر سلسلہ نبوت ختم فرما کر دین کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔ اس ذات کریم نے تمام ادیان میں سے دین اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا اور اسلام کے علاوہ تمام ادیان کو باطل قرار دیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے:

"ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ" (سورہ آل عمران:۸۵)

ترجمہ: "اور جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی اور دین سو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کامل اور مکمل کر دیا گیا ہے' جس کا واضح: "حکم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم اسلام دینا" کی صورت میں موجود ہے۔ آج کا کوئی بھی آدمی اگر اسلام میں ترمیم واضافہ کرنا چاہے تو مسلمان اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد طرح طرح کے فتنے نمودار ہوئے۔ کوئی مدعی نبوت تھا تو کوئی مدعی مہدویت تھا تو کوئی مدعی مسیحیت۔ غرض کہ عالم اسلام مختلف فتنوں سے نبرد آزما رہا۔ فتنہ قادیانیت بھی اسلام کے لئے ایک سنگین فتنہ ہے۔ قادیانیت کی کوکھ سے جنم لینے والا روحانیت اور تصوف کے نام پر ایک نیا فتنہ جسے گوہر شاہی کہا جاتا ہے۔ اسلام اور **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز کلمات' قرآن مجید میں تحریف' کلمہ طیبہ میں تبدیلی' چاند سورج اور حجر اسود میں اپنی شبیہ کا دعویٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے کا دعویدار ہے' جس کے مکروہ عقائد اور نظریات آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس فتنے سے تمام مسلمانوں کو باخبر کرنے اور شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم گوہر شاہی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریری وقانونی جہاد کا اعلان کیا۔ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد ونظریات کو پڑھئے اور اس کے خلاف جہاد میں قدم بڑھایئے۔

(ملاحظہ ہو "حق کی آواز" ریاض احمد گوہر شاہی کے روحانی فرمودات کا مجموعہ مرتبہ: علامہ غنی محمد قادری شائع کردہ: سرفروش پبلیکیشنز پاکستان)

(۱) روحانیت میں حضور پاک ﷺ کا شاگرد ہوں:

"میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے اور میں نے باضابطہ کسی مدرسہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی' البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی ہے۔ اس وقت بھی حضور پاک ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں' جتنا مجھے علم ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے بتا دیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں۔"

(حق کی آواز:۳)

گوہر شاہی نے کہا:

"جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے حضور ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نہ تو عالم ہیں نہ مولوی' ہماری بات کون مانے گا؟ تو حضور ﷺ نے

فرمایا آپ جا میں ہم خود منوالیں گے اور آج منوارہے ہیں۔"

(حق کی آواز:۳۲)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"انجمن سرفروشان اسلام کا روحانی مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور پاکؐ کی رضا حاصل ہے۔" (کتاب حق کی آواز:۶۱)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"ہمیں منجانب الٰہی حکم ہے کہ ہم حق بات لوگوں تک پہنچائیں۔"

(حق کی آواز:۵۵)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"ہمیں نام نمود کی کوئی ضرورت نہیں ہم تو جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں' لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شہر کا رخ کیا ہم جو کچھ کہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔"

(حق کی آواز:۴۹)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"نماز' روزہ میں روحانیت نہیں چودہ سو سالہ دین اسلام کو بقول ریاض گوہر شاہی رسولؐ خود رد فرماتے ہیں۔"

(استغفراللہ)

(۲) نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ عبادات ہیں روحانیت نہیں:

"روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک کے ذریعے اللہ اللہ کرتا ہے' جس کے ذریعہ انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے ذریعہ انسان موجود دیگر مخلوقات بھی بیدار ہوکر اللہ اللہ کرنے لگ جاتی ہے' پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں روزے رکھتی ہیں' ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔"

(حق کی آواز:۳)

واضح ہو کہ اس کی کفریہ عبارت کو اس کی مذکورہ بالا نمبر ۱'۲ کی عبارات کی روشنی میں پڑھا جائے جس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اس کی یہ خلاف اسلام عبارات اور دیگر کفریہ اور توہین رسالت پر مبنی عبارات سرور کائنات رسول پاکؐ نے ہی اس کو سکھائیں اور بتائیں جن کو یہ بتارہا اور سکھارہا ہے۔

(۳) کلمہ طیبہ میں گوہر شاہی کی طرف سے تحریف:

"اس کے غیر مسلم مریدوں (بقول اس کے) جشن ولادت کے موقع پر ایک اسٹیکر شائع کروایا' جس پر ڈیزائن کردہ اللہ کے نام کے اندر کلمہ طیبہ کا حصہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد رسول اللہ کی جگہ پر ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اس کے بارے میں یہ شخص کہتا ہے: "جشن ولادت کے موقع پر ایک رنگین اسٹیکر (R.A.G.S.) انٹرنیشنل انگلینڈ نے جاری کیا' جس میں کلمہ اور میرا نام لکھا تھا: حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی پھر بھی مخالفوں کے شر کی وجہ سے فوری ضبط کرالیا۔ اس فورم میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد شامل ہے' ان کی جانب سے اسٹیکر "جشن ولادت" کے موقع پر نکالا گیا جس کا ہمیں پیشگی قطعی علم نہ تھا' چونکہ اس فورم میں غیر مسلم خصوصاً ہندو' سکھ' عیسائی مذاہب کی تعداد ہماری جنون کی حد تک معتقد ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ناطے لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں لیکن محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ ہم نے حکمت کے تحت لا الٰہ الا اللہ کا قائل کر کے انہیں اسم ذات کے ذکر کی طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور اترے اور ان میں اللہ کی محبت پیدا ہو...... جشن ولادت کے موقع پر پاکستان کے علاوہ انگلینڈ دیگر ممالک سے بھی مسلم اور غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے ان غیر مسلموں نے اس اسٹیکر کے ذریعے اپنے عقیدے کو ظاہر کیا لیکن ہم نے مخالفین کے شر کی وجہ سے فوراً ضبط کرالیا۔"

(حق کی آواز:۵۷)

واضح ہو کہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر اس بدبخت اور ناپاک کے نام کو لکھنے پر اہل ایمان کے اعتراض کو شر کہنا اور مخالفین کے شر کی وجہ سے اسٹیکر کو ضبط کرنا خاص طور پر قابل غور ہے۔ نیز یہ کہ غیر مسلم بھی خصوصاً ہندو' سکھ' عیسائی جنون کی حد تک اس کے معتقد ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں مگر محمد رسول اللہ کے قائل نہیں غور طلب بات یہ ہے کہ جو محمد رسول اللہ کا قائل نہیں وہ اس کے جنون کی حد تک معتقد کیسے اور کیوں ہوئے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کی سورۃ ۳ کی آیت ۲۸ میں فرمایا ہے:

ترجمہ: "مؤمن کافروں کو دوست نہ بنائیں۔"

اور اسی طرح سورۃ ۵ کی آیت ۵۱ میں فرمایا:

ترجمہ: "اے ایمان والو! یہود و

نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے (یعنی یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تمہارے نہیں) اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا سو وہ ان میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی رہنمائی نہیں فرماتا۔"

واضح ہو کہ جنون کی حد تک معتقد کا درجہ عام دوست سے بڑا ہوتا ہے اور کوئی بھی معتقد اپنے پیشوا کی اجازت اور منشا کے بغیر اس کی مرضی اور عقیدے کے خلاف نہیں لکھ سکتا۔ یہ صرف ہیرا پھیری اور دھوکے والی بات ہے۔

(۴) چاند سورج اور حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر کا ڈھونگ:

"چاند سورج اور حجر اسود میں اس شخص کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔"

یہ بات گوہر کے معتقد خاص وصی محمد قریشی جو کہ اس کی تنظیم کا صدر بھی ہے نے کہی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ:

"قدرت اپنی نشانی کبھی چاند کبھی حجر اسود کبھی مندر کے پتھر اور کبھی سورج پر ظاہر کر رہی ہے تاکہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب میں رہتے ہوئے حق کی راہ کا تعین کر سکیں۔ اور چاند کے پجاریوں کے سامنے چاند مقدس' ہندوؤں کے لئے مندر مقدس' مسلمانوں کے لئے حجر اسود مقدس اور سورج کی پرستش کرنے والوں کے لئے سورج مقدس ہے لہٰذا قدرت ہر مذہب کے عقیدے کے تحت ان میں گوہر شاہی کی عظمت کو اجاگر کرنا چاہتی ہے۔ ان کی عظمت کو منوانا چاہتی ہے۔ اب بھی اگر اس مذہب کو لوگ نہ مانیں تو ان کی بدقسمتی ہوگی۔" (حق کی آواز: ۷)

حجر اسود پر انسانی شبیہ کی خبر لندن ٹیلیویژن نے نشر کی (رپورٹ: محمد اعظم برطانیہ)

"گزشتہ دنوں حجر اسود پر انسانی شبیہ کی خبر لندن ٹیلیویژن چینل ۴ سے بھی نشر کی گئی۔ جس کے بعد خصوصاً مسلم حلقوں میں لوگوں کا عام موضوع حجر اسود بنا ہوا ہے۔" (حق کی آواز: ۱۳'۱۴)

"گوہر شاہی نے چاند سورج ہندوؤں کے مقدس پتھر اور حجر اسود پر شبیہ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ:

"یہ شبیہ ہم نے تو نہیں بنائی' لوگوں کو نظر آئی تو کہتے ہیں ہم نے خود حکومت سے تحریری اپیل کی ہے اس کی تحقیق کی جائے۔" (حق کی آواز: ۱۵)

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا:

"انسان کی نظر بھی کمپیوٹر کی طرح ہوتی ہے' آپ بھی حجر اسود کی تصویریں دیکھیں تو آپ کو بھی یہ تصویریں نظر آئیں گی۔ ہم نے بھی اپنی تصویر دیکھی پہچانی (بعد) میں تصدیق کی۔" (حق کی آواز: ۱۶)

"چاند پر تصویر کا مسئلہ آیا تو نہیں مانا' جب ثبوت ملے تو کہا یہ ولایت کی دلیل نہیں' اب حجر اسود کی بات آئی اور امام کعبہ نے بھی تصدیق کی تو کہنے لگے یہ جادو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ جادو ہے تو مسلمانوں کے نزدیک خانہ کعبہ سے بڑھ کر اور کون سی جگہ ہے؟" اکثر علما سوچتے ہیں یہ تصویر خود بنائی ہے یا پھر جادو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ۵۰ سال پرانی یا ہماری پیدائش سے قبل حجر اسود کی تصویر اٹھا کر دیکھیں اگر اس میں بھی شبیہ ہے تو پھر منجانب اللہ ہے۔" (حق کی آواز: ۱۹)

چاند سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے۔

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا:

"چاند سورج اور حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانی ہے یہ منجانب اللہ ہے' اور انہیں جھٹلانا گویا اللہ کی بات سے نفی ہے۔" (حق کی آواز: ۲۹)

گوہر شاہی نے کہا ہے:

"جو لوگ حجر اسود میں تصویر دیکھ کر پھر بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں وہ گونگے شیطان ہیں...... لیکن حجر اسود کا تعلق ایمانوں سے ہے اس لئے چاہئے کہ اس کی تحقیق کی جائے' جو لوگ بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی تصویر کیسے آ سکتی ہے...... گوہر شاہی نے کہا کہ حضور پاک تو بتوں کے خلاف تھے لیکن حجر اسود بھی تو ایک پتھر ہے تو حضور نے اس کو بوسہ کیوں دیا؟ قدرت کے ایسے راز وقت سے پہلے نہیں کھلتے۔" (حق کی آواز: ۳۳)

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا:

"جس طرح ناخن پر اگر پالش لگی ہو تو وضو مکمل نہیں ہوتا' اسی طرح اگر سعودیہ

حکومت نے ہماری تنبیہ کی وجہ سے (حجر اسود) پر رنگ کر دیا ہے تو اس طرح حج کے ارکان بھی پورے نہیں ہوتے۔ حجر اسود پر رنگ کر دینے سے لوگوں میں مزید تجسس بڑھتا جا رہا ہے' اسے چھپایا نہیں جا سکتا' جسے اللہ ظاہر کرنا چاہے۔ یہ رنگ کر کے تصویر کو چھپا سکتے ہیں' لیکن اللہ کے حکم سے حجر اسود سے آواز آنی شروع ہو گئی تو اس کو کیسے روکیں گے؟'' (حق کی آواز:۳۴)

گوہر شاہی نے کہا:

''اس سال حج موقوف ہوا ہے حجر اسود کو پینٹ کر دیا گیا' جس طرح آپ ناخن پالش لگائیں تو آپ کا وضو نہیں ہوتا اسی طرح حج کا اہم رکن پالش ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا' اس لئے حج موقوف ہوا'' (حق کی آواز:۳۳)

حضور پاک ﷺ نے گوہر شاہی کی تصویر دیکھ کر حجر اسود کو بوسہ دیا:

واضح ہو کہ قدرت کے ایسے ہی راز کھلنے کا وقت (بقول گوہر شاہی) کے آ گیا۔ مورخہ یکم تا ۱۵/ اگست ۹۹ء پندرہ روزہ ''صدائے سرفروش'' حیدر آباد کے صفحہ اول کالم نمبر چھ کے بقیہ نمبر ۴ پر گوہر شاہی نے کہا کہ:

''حجر اسود پر انسانی شبیہ ازل سے لگا دی گئی تھی...... حضور پاکؐ نے بوسہ کیوں دیا حالانکہ وہ حضرت عمرؓ سے زیادہ غیور تھے۔ آپؐ نے بوسہ اس لئے دیا کہ وہ شبیہ حضورؐ کی روحیں آسمانوں پر اکٹھی تھیں' جب حضورؐ دنیا میں تشریف لائے تو حجر اسود پر اسی شخص کی شبیہ دیکھی تو انہیں یاد آ گیا کہ یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ حضورؐ کو بڑا پیار تھا اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں۔ حضورؐ نے اس روح کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔''

واضح ہو کہ یہ پندرہ روزہ اخبار عام اخبارات جیسا نہیں ہے کہ ہر آدمی حاصل کر سکے اور نہ ہی اسٹالوں سے دستیاب ہے' بلکہ یہ اخبار ان کا ترجمان ہے اور نام ہی ان کی تنظیم والا ہے یعنی ''صدائے سرفروش'' اس اخبار کے بارے میں کتاب ''حق کی آواز'' میں گوہر شاہی کہتا ہے:

''صدائے سرفروش انجمن کا اپنا اخبار ہے اس کے جملہ امور میں ہماری تائید ہے' ذاکرین اس کے فروغ کی کوشش کریں۔'' (صفحہ:۳۴)

اور اخبار میں شائع کردہ مضامین و خبروں سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ حجر اسود' چاند اور سورج پر گوہر شاہی کی تصویر آنے کے دعویٰ سے سرور کائنات بشمول تمام انبیاء پر برتری کا دعویٰ ہے۔ حضورؐ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کسی کو بھی منوانے کے لئے ان کی تصویر یا شبیہ ظاہر نہیں فرمائی اس مردود کے ان دعوؤں کا مقصد حضورؐ اور تمام انبیاء پر برتری جتلانا مقصود ہے۔ گستاخان رسول پر بے شمار لعنتیں۔

(۵) قرآن پاک چالیس پارے تھے' تیس ظاہری دس باطنی' ظاہری قرآن عوام کے لئے باطنی قرآن خواص کے لئے:

گوہر شاہی نے مذکورہ بالا کتاب ''حق کی آواز'' ریاض احمد گوہر شاہی کے روحانی فرمودات کا مجموعہ کے ص ۵۴ پر کہتا ہے کہ:

سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کے تیس پارے ہیں...... قرآن پاک جو کہ تیس پاروں پر مشتمل ہے یہ ناسوت والوں کے لئے ہے' اس لئے اس میں نفسوں کا ذکر ہے۔ اپنے نفسوں کو پاک کرو' اس طرح سینے کی پانچوں ولایتیں جو کہ آدھی آدھی ولیوں کے لئے تھیں' دس حصوں میں تقسیم ہو گئیں۔ تیس حصے ظاہری قرآن اور دس حصے باطنی قرآن کی صورت میں۔ ظاہری قرآن عوام کے لئے اور باطنی قرآن خواص کے لئے...... لہٰذا تیس پارے ظاہری قرآن کے' دس پارے باطنی' کل ملا کر اس طرح چالیس پارے ہوئے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور تیس پاروں کی شکل میں موجود ہے' لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک میں رہ گیا وہ علم' علم باطنی یعنی باقی دس پارے ہیں' جو کہ باطن میں اولیاء اللہ کو ملے جو وقتاً فوقتاً تھوڑا راز کھولتے رہے۔ یہ دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے' جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان کو ان کا علم عطا ہوتا ہے' پھر جو دیدار الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو سارا علم عطا ہوتا ہے۔ شاہ

صاحب نے (گوہر شاہی) ایک اور انکشاف کرتے ہوئے فرمایا ان باطنی دس پاروں کے علم میں ہی پانچ ولیوں کے ہیں اور پانچ نبیوں کے ہیں' ساری دنیا کا محور چالیس کے اوپر ہے چلہ بھی چالیس کا ہوتا ہے۔" (حق کی آواز:ص...)

شریعت محمدی اور شریعت احمدی:

انہی چالیس پاروں کے بارے میں گوہر شاہی نے آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ شدہ اپنی تقریر میں مزید کہا کہ:

"جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں' نماز بھی رب کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں' جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں' اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے...... اس کے بعد پھر شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے...... اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی ہے...... جب حضور پاکؐ شب معراج میں گئے تو آپؐ نے پہلے بیت المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی روحوں کو نماز پڑھائی تھی...... اوپر جا کر پھر کونسی نماز ملی وہ اوپر جو نماز ملی وہ نفسانی لوگوں کے لئے تھی اور وہ جو نماز پڑھا کر گئے تھے وہ پاک لوگوں کے لئے تھی...... لیکن حضور پاکؐ کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے اللہ جواب دیتا ہے: "لبیک یا عبدی" یہ ایک چھوٹی سی ولایت ہے' اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے...... ایک مخلوق جس کا نام لطیفہ انی ہے وہ قلب والی مخلوق حضور کے پاس پہنچتی ہے اور یہ انی سیدھا اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے...... بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاتے اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے' جہاں رب کی ذات ہے ظاہری جسم سے حضور پاک وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں...... پھر ایک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اس کے دل میں درج ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کو دیکھے اور اس سے باتیں کرے بہت سے ولی یہیں آ کے رک جاتے ہیں...... پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ اس سے آگے بھی جاتے ہیں وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں' اس کے بارے میں حضور پاکؐ نے فرمایا ہے وہ ایک تیسرا علم ہے پھر وہ آگے جب جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ...... چالیس پارے ہیں پھر جب وہ آگے جاتا ہے پھر وہ دس پارے اس کو ٹکراتے ہیں......"

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد:

پھر یہ قرآن مجید کچھ اور وہ پارے کچھ اور یہ کچھ اور بتاتا ہے وہ کچھ اور بتاتا ہے۔

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے:

یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے' بیٹھتے' لیٹتے میرا ذکر کرو وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر اس کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو۔

نماز پڑھنا گناہ ہے:

یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھو ورنہ گناہگار ہو جائے گا' وہ کہتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو گناہگار ہو جائے گا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو بس اسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے۔

بقیہ: محمد رسول اللہؐ

فریق کا خاموش رہنا رضامندی کی مترادف سمجھا جائے گا لیکن اگر لڑکی کمسن ہو تو باپ کی رضامندی ضروری ہے۔ آپؐ نے نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ نکاح کے لئے دو گواہ ضروری ہیں۔

قرآن پاک میں مذکور جن رشتہ داروں کے مابین شادیوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ امتناعی حکم دودھ شریک رشتہ داروں پر بھی عائد ہوتا ہے گویا رضاعی رشتہ دار حقیقی رشتہ داروں کے برابر حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ایک ایسی عورت کے ساتھ نکاح ثانی کو بھی ممنوع قرار دیا جو موجودہ بیوی کی خالہ، پھوپھی، بھانجی یا بھتیجی ہو۔ آپؐ نے رشک و حسد سے بچانے کی خاطر لوگوں کو منع فرمایا کہ کسی ایسی لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ بھیجیں جس سے کسی اور شخص کی شادی کی بات چیت چل رہی ہو، آپؐ نے شادی کی تشہیر کے لئے تاکید کی تاکہ جس قدر زیادہ وسیع پیمانہ پر ممکن ہو لوگوں کو اصل حقیقت کا پتہ لگ جائے۔

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی لندن

برطانیہ میں فتح مبین کانفرنسیں

یورپ کی مساجد میں قادیانیوں کو یورپ اور امریکہ میں غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کرنے کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری زید مجدہم کے حکم پر اور خارجہ کمیٹی کے ارکان صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان اور راقم الحروف نے یورپ میں تنظیم نو کا کام شروع کیا اور شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ' امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے مختلف شہروں میں یونٹوں اور دفتروں کے قیام کا آغاز کیا۔ مولانا اسماعیل رشیدی' مولانا احمد عثمان پٹیل' مولانا بلال پٹیل' حافظ تمکین' حافظ صابر گلاسکو' مولانا ابراہیم سیالکوٹی' محمد فیصل' خان محمد ککو' محمد انور رانا' منظور احمد راجپوت میو ایڈووکیٹ کی بھرپور خدمت سے اللہ تعالیٰ نے اگست کے تیسرے عشرہ میں مختلف شہروں میں یونٹ قائم ہوئے۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی روحانی توجہات کہ یونٹ قائم ہوتے ہی ذہن میں ۷/ ستمبر کی کانفرنسوں کا داعیہ پیدا ہوا اور ۲۲/ اگست کو برمنگھم' بریڈفورڈ' گلاسکو' لندن' ہڈرزفلڈ' شیفلڈ میں فتح مبین کانفرنسوں کا اعلان کر دیا گیا۔ اس دوران مولانا محمد اکرم طوفانی کی گزشتہ دو سالہ اصرار کے نتیجے میں ۲۵/ اگست کو امریکہ اور کینیڈا کے دورے کی صورت بن گئی (امریکہ کے دورہ کی تفصیلات آئندہ کسی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں) اور لاس اینجلس اور نیویارک میں ۷/ ستمبر کے پروگرام اور شکاگو میں ایک میٹنگ طے پائی۔

فتح مبین کانفرنسوں کے سلسلے میں مولانا محمد سلیم' محمد اشفاق' مولانا گل محمد' مولانا خورشید' مولانا ابراہیم سیالکوٹی' حافظ شبیر احمد' مولانا امداد اللہ قاسمی' حاجی معصوم' محمد مشتاق' قاری قمر زمان برمنگھم' مولانا محمد اکرم' مولانا نصیب الرحمٰن' مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' ہڈرزفیلڈ حاجی صابر' مولانا محمد اسلم گلاسکو' حضرت مولانا عبید الرحمٰن' مولانا عبدالقادر' حافظ محمد انور' مولانا محمد اسلم زید' حافظ محمد ازہر' حافظ سفیان' شیفلڈ مولانا فضل داد' مولانا محمد زبیر' مولانا ابوبکر' مولانا عبدالمنان اور جامعہ ابوبکر کی انتظامیہ نے بریڈ فورڈ اور منیب الاسلام' سید عمران زکی' محمد نعمان' محمد جاوید' محمد انور رانا' مولانا ہارون گجراتی' منظور احمد راجپوت' خان محمد ککو' احمد عثمان شاہد' حافظ مولانا محمد اسامہ نے بھرپور محنتیں کیں اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں جدوجہد کر کے اکابر علماء کرام کی دعائیں حاصل کیں۔ قبل ازیں دفتر ختم نبوت لندن کی جانب سے برطانیہ کی سینکڑوں مساجد کے ائمہ کرام کو ایک اپیل ارسال کی گئی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ جمعہ کے خطبہ سے قبل پاکستان کی قومی اسمبلی سے ۷/ ستمبر کو قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے تاریخی فیصلے کے پس منظر اور حقائق سے مسلمانوں کو آگاہ کر کے قادیانیوں کے مذموم پروپیگنڈوں کا موثر جواب دیں۔ الحمد للہ سینکڑوں مساجد میں علماء کرام نے اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے مضمرات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

جامع مسجد عمر: بعد نماز عصر پاکستان نے مشہور عالم دین جامعہ اسلامیہ کے رئیس سابق صوبائی وزیر پنجاب مولانا مفتی محمود' مولانا سید محمد یوسف بنوری کے معتمد' شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ہم درس' امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے برادر بزرگ اور عارف کامل حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ کے فرزند جلیل جمعیت علماء اسلام اور جمعیت اہلسنت راولپنڈی' اسلام آباد کے رہنما قاری سعید الرحمٰن کی صدارت میں فتح مبین کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برمنگھم کے نگران قاری محمد سلیم کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالقادر نے افتتاحی خطاب کیا بعد ازاں مولانا امداد اللہ قاسمی خطیب جامع مسجد نے مختصر خطاب کیا' قاری سعید الرحمٰن کا تفصیلی خطاب ہوا

جس میں قاری سعید الرحمٰن نے مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ قومی اسمبلی کے قریب ترین مشیر ہونے کی وجہ سے جامعہ اسلامیہ راولپنڈی' جمعیت علماً اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکز تھا' تمام حزب اختلاف کے رہنما اسی مرکز اور مسجد میں اجلاس کے بعد قیام فرماتے' پوری تحریک کو یہیں سے کنٹرول کیا جارہا تھا۔ نوابزادہ نصر اللہ' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور دیگر ارکان کے ساتھ مشاورت کر کے اس کو اسمبلی میں یحییٰ بختیار کی معرفت پیش کرتے' مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنا محضر نامہ الگ پیش کیا۔ مؤقف ملت اسلامیہ کے عنوان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مجلس عمل تحفظ ختم نبوت مؤقف پیش ہوا۔ گرفتاریاں اور جبر و تشدد کی تمام تر حکومتی کوششوں کے باوجود محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی للّٰہیت اور اخلاص سے ۶/ ستمبر کو محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی محمودؒ نے واضح طور پر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو کہہ دیا کہ یا شہادت یا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ۔ حضرت بنوریؒ' حضرت مولانا مفتی محمودؒ بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ اکابر علماً کرام نے معمولی قربانیاں نہیں دیں' ۹۰ سالہ ایک عظیم تحریک جس میں دس ہزار نوجوانوں کے خون کا نذرانہ' ایک لاکھ سے زیادہ علماً کرام اور جاں نثاران ختم نبوت کی طویل اسیری' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا محمد حیاتؒ مولانا لال حسین اخترؒ شورش کاشمیریؒ اور دیگر علماً ختم نبوت کی نصف سے زیادہ زندگی قید و بند کی صعوبتیں' چکیاں پیسنا اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ہزاروں صفحات کی تصانیف' مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا بدیع الزمان' مولانا فضل الرحمٰن جیسے اکابرین کی انتھک کوششوں کی وجہ سے آج یورپ' امریکہ' کینیڈا' افریقہ کے مسلمان قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے محفوظ ہیں۔

جامع مسجد ابوبکر بریڈفورڈ: بعد نماز عصر فتح مبین کانفرنس ممتاز عالم دین شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ہم سبق جامع مسجد راچڈیل کے خطیب شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید' مولانا فضل داؤد' مولانا زبیر' محمد عثمان' مولانا ابوبکر' محمد ایوب مہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے' اس میں معمولی سے شک کی بھی گنجائش نہیں' امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے' کیونکہ دلیل طلب کرنے کا مطلب عقیدۂ ختم نبوت میں شک کا اظہار ہے' اور یہ اتنا حساس عقیدہ ہے کہ شک سے بھی انسان کفر کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اس کے قتل کرنے والے فیروز دیلمیؓ کو تین بشارتوں سے نوازا۔ اس کو قابل مبارک اور قابل فخر قرار دیا' اس کے خاندان کے مبارک ہونے کی نوید سنائی اور اس کو کامیابی کے تمغہ سے سرفراز فرمایا' "فیروز کامیاب ہوگیا"۔ مسیلمہ کذاب کے تیس ہزار لشکریوں کو جہنم رسید کرنے کے لئے ۱۲ سو صحابہ کرامؓ نے ختم نبوت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا' جس میں سات سو حفاظ' قراء' مفسرین اور محدثین شامل تھے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت سنانے والے قراء حضرات شامل تھے اس بنا پر جب مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو علماً امت نے کسی پس و پیش کئے بغیر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فتویٰ جاری کیا اور انگریزی استبداد اور ظلم و ستم کے باوجود تحریک کا آغاز کیا۔ محدث العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے پانچ سو علماً کرام کو جمع کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے زندگیاں وقف کرنے کا حکم دیا۔ خود بھی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور علماً کرام کو بھی حکم دیا' اس طرح طویل تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ آج یورپ اور امریکہ' کینیڈا اور افریقی ممالک میں قادیانی' عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

جامع مسجد عمر ہڈز فیلڈز: میں قاری خلیل احمد بندھانی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ سکھر' رکن مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' خطیب جامع مسجد سکھر کی صدارت میں فتح مبین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد احمد' محمد عثمان' مولانا نصیب الرحمٰن' مولانا محمد اکرم' قاری خلیل احمد بندھانی' نے کہا کہ قادیانی یورپ اور امریکہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں اور غلط پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہوں اور نوکریوں کے ذریعہ مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے بڑے دنیاوی مفادات حاصل کر سکتے ہیں مگر دنیا و آخرت کی رسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے سو سال پہلے کہا تھا کہ:

"عنقریب ہمارے دشمن مسلمان ذلیل ہوں گے"

خدا نے اس کو ذلیل کر کے بیت الخلاء میں ہیضہ کی موت مارا اور اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ذلیل اور رسوا ہو کر مرا۔ مرزا بشیر الدین نے کہا کہ ۱۹۵۲ء

گزرنے نہ پائے پاکستان میں بلوچستان قادیانی اسٹیٹ بن جائے' لیکن ۱۹۵۳ء قادیانیوں کے لئے گالی اور ننگ عار بن گیا اور ظفر اللہ ذلیل وخوار ہو کر وزارت سے نکالا گیا' مرزا بشیرالدین کے خواب چکنا چور ہوئے' ہزاروں نوجوانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں نچھاور کیں اور الحمدللہ! ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' مفتی محمودؒ کی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ ۱۹۸۴ء میں مرزا طاہر لندن فرار ہوا اور اپنے آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر قادیانیوں کو تسلیاں دے رہا ہے لیکن ذلت اس کا مقدر بن چکی ہے اور خود برطانیہ میں ناکامی کا اعتراف کر کے کینیڈا میں مرکز بنانے کی تیاریاں کر رہا ہے' مسلمان وہاں بھی اس کی حقیقت سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہیں گے۔

مدینہ جامع مسجد بلٹن: لندن میں عظیم الشان فتح مبین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مذہبی اسکالر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلیفہ اجل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے ٹرسٹی ورضا کار قاری محمد اسمٰعیل رشیدی نے کہا کہ آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا ایک سنہری اور یادگار دن ہے' جس میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے مولانا مفتی محمودؒ کی قرارداد اور دو ماہ کی طویل بحث اور دلائل وبراہین کی بنا پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' یہ اقلیت قرار دینا کوئی ایک دن کا مسئلہ نہیں تھا' اس کی پشت پر ۹۰ سالہ عظیم قربانیوں کی لازوال داستان ہے۔ ایسی داستان کہ دور استبداد انگریزی میں ظلم وستم کی انتہا کا مطالعہ کریں تو آپ حیرت زدہ ہو جائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے باوجود تنقید کرنے والے بزرگوں کو انگریزی حکومت جیلوں میں ٹھونس دیتی تھی۔ مولانا محمد حیات اور عبدالکریم مباہلہ کو اس لئے زدوکوب کیا جاتا تھا کہ وہ قادیان کی گلیوں میں عقیدۂ ختم نبوت کیوں بیان کرتے ہیں؟ اور بہت سے لوگوں کو اس لئے قتل کر دیا گیا کہ انہوں نے قادیان میں رہ کر مرزا بشیرالدین محمود کی رنگین اداؤں کا راز افشاں کیا تھا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' جانباز مرزا' مولانا لال حسین اختر کو بار بار جیل بھیج دیا جاتا کہ وہ قادیانیوں کے خلاف کیوں بیان کرتے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ظفر اللہ قادیانی کو انگریزوں نے پاکستان کی وزارت خارجہ پر مسلط کیا۔ ۱۹۵۲ء میں مرزا بشیرالدین محمود نے ظفر اللہ کے ذریعہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہا تو علمأ کرام میدان میں اترے' ہزاروں نوجوانوں نے سینہ پر گولیاں کھائیں مگر ختم نبوت کا جھنڈا سرنگوں ہونے نہیں دیا۔ ۱۹۷۴ء میں مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں تحریک کا آغاز ہوا۔ مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی کے ممبران پر محنت کی' مرزا ناصر پر گیارہ دن جرح کی' جس میں مفتی محمودؒ نے اس کی زبان سے اقرار کرایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تب قومی اسمبلی کے اراکین کی آنکھیں کھلیں اور دلائل وبراہین کی بنیاد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں ماریشس کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا فیصلہ دیا۔ ۱۹۳۰ء میں بہاولپور کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر محترمہ عائشہ بنت مولانا الٰہی بخش کا قادیانی سے نکاح فسخ کر کے لڑکی کو آزاد کیا۔ پاکستان کی تمام عدالتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے فیصلے کی توثیق کی۔ ۱۹۷۴ء میں شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا عبداللہ شہیدؒ' مفتی احمد الرحمنؒ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا محمد شریف جالندھریؒ' مولانا فضل الرحمن' مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور دیگر علمأ کرام نے صف اول کے قائدین کا کردار ادا کیا۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے راجہ ظفر الحق کے تیار کردہ آرڈی نینس پر دستخط کر کے قادیانیوں کو مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا' مرزا طاہر فرار ہو کر لندن پہنچا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے تعاقب میں انگلینڈ کا رخ کیا اور اب قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر امریکہ' کینیڈا اور دیگر ممالک میں مصروف عمل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مقامات پر قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کے سدباب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ برطانیہ' امریکہ' کینیڈا اور یورپ کی حکومتوں سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان دلائل کی روشنی میں قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کریں۔ جامع مسجد تعلیم الاسلام گلاسکو میں مولانا محمد اسلم' حاجی محمد سرور' مولانا محمد اختر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسکاٹ لینڈ کے مسلمان قادیانیت کے فتنہ سے پوری طرح آگاہ ہیں اور وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنمائی سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ (انشاءاللہ العزیز)

☆☆.........☆☆

مولانا اللہ وسایا

آخری قسط

اجرائے نبوت کا مرزائی عقیدہ

فی الصلوۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر وفاتہ، میں ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"عن ابن عباس لما مات ابراھیم بن رسول اللہ ﷺ صلی رسول اللہ ﷺ وقال ان له مرضعا فی الجنة ولو عاش لکان صدیقا نبیا ولو عاش لعتقت اخواله القبط وما استرق قبطی۔"

(ابن ماجہ ص ۱۰۸)

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا اس کے لئے دودھ پلانے والی جنت میں (مقرر کردی گئی) ہے اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے اور اگر وہ زندہ رہتے تو اس کے قبطی خالہ زاد آزاد کردیتا۔"

۱:...... اس روایت کی صحت پر شاہ عبدالغنی مجددی نے انجاح الحاجہ علی ابن ماجہ میں کلام کیا ہے:

"وقد تکلم بعض الناس فی صحة هذا الحدیث کما ذکر السید جمال الدین المحدث فی روضة الاحباب۔" (انجاح ص ۱۰۸)

"اس حدیث کی صحت میں بعض (محدثین) نے کلام کیا ہے، جیسا کہ روضۃ احباب میں سید جمال الدین محدث نے ذکر کیا ہے۔"

۲:...... موضوعات کبیر کے ص ۵۸ پر ہے:

"قال النووی فی تھذیبه ھذا الحدیث باطل وجسارة علی الکلام المغیبات ومجازفة وھجوم علی عظیم"

ترجمہ: "امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے، غیب کی باتوں پر جسارت ہے، بڑی بے تکی بات ہے۔"

۳:...... مدارج النبوۃ ص ۲۶۷ ج ۲ شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچتی۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ہے جو ضعیف ہے۔

> ضعیف روایت کو لے کر قادیانی اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں

۴:...... ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کے بارہ میں محدثین کی آراء یہ ہیں: ثقہ نہیں ہے، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام یحییٰؒ، حضرت امام داؤدؒ۔

منکر حدیث ہے: حضرت امام ترمذیؒ

متروک الحدیث ہے: حضرت امام نسائیؒ

اس کا اعتبار نہیں: حضرت امام جوزجانیؒ

ضعیف الحدیث ہے: حضرت امام ابوحاتمؒ

ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ تہذیب التہذیب ص ۱۴۴، ۱۴۵ ج ۱ (یاد رہے کہ زیر بحث روایت بھی ابوشیبہ نے حکم سے روایت کی ہے۔)

ایسا راوی جس کے متعلق آپ اکابر امت کی آراء ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس کی ایسی ضعیف روایت کو لے کر قادیانی اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ عقیدہ کے اثبات کے لئے خبر واحد (اگرچہ صحیح کیوں نہ ہو بھی) معتبر نہیں ہوتی، چہ جائیکہ عقائد میں ایک ضعیف روایت کا سہارا لیا جائے، یہاں تو بالکل "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والی بات ہوگی۔

جواب ۲:...... اور پھر قادیانی دیانت کے دیوالیہ پن کا اندازہ فرمائیں کہ اسی متذکرہ روایت سے قبل حضرت ابن اوفیؓ کی ایک روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے جو صحیح ہے، اس لئے کہ امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح بخاری میں اسے نقل فرمایا ہے جو قادیانی عقیدہ اجرائے نبوت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔

اے کاش! قادیانی اس ضعیف روایت سے قبل والی صحیح روایت کو پڑھ لیتے جو یہ ہے:

"قال قلت لعبدالله ابن ابی اوفی رأیت ابراھیم بن رسول الله ﷺ قال مات وھو صغیر"

تب ایک اور روایت انہیں حضرت عبداللہ بن اوفیؓ سے مسند احمد ج ۴ ص ۳۵۳ کی ملاحظہ فرمائیے:

"حدثنا ابن ابی خالد قال سمعت ابن ابی اوفی یقول لو کان بعد النبی ﷺ نبی ما مات ابنه ابراھیم"

"ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی

اولیٰ سے سنا فرماتے تھے کہ حضرت رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ ؐ کے بیٹے ابراہیم فوت نہ ہوتے۔"

حضرت انسؓ سے سدیؒ نے دریافت کیا کہ حضرت ابراہیم کی عمر بوقت وفات کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: "ماملاء مہدہ ولو بقی لکان نبیا لکن لم یبق لان نبیکم آخر الانبیا" "وہ تو گہوارہ کو بھی پورا نہ بھر سکے (یعنی بچپن میں ہی انتقال ہو گیا اور) اگر وہ باقی رہتے تو نبی ہوتے لیکن اس لئے باقی نہ رہے کہ تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔ (تلخیص التاریخ الکبیر لابن عساکر ص ۲۹۴ ج ۱)

اب ان صحیح روایات جو بخاری، مسند احمد اور ابن ماجہ میں موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے ایک ضعیف روایت کو جس کا جھوٹا اور مردود ہونا یوں بھی ظاہر ہے کہ یہ قرآن کے نصوص صریحہ اور صدہا احادیث نبویہ کے خلاف ہے۔ اسے صرف وہی لوگ اپنے عقیدے کے لئے پیش کر سکتے ہیں جن کے متعلق حکم خداوندی ہے: "ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ۔"

جواب:۳...... اس میں حرف لو قابل توجہ ہے، اس لئے کہ جیسے: "لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا" لو عربی میں محال کے لئے آتا ہے، اس روایت میں بھی تعلیق بالمحال ہے۔ لو عاش ابراہیم بعد تقدیر موت کے حیات محال ہے اور تعلیق علی المحال، محال ہوتا ہے۔ پس بعد تقدیر موت کے حیات ابراہیم محال ہے۔ لہٰذا ان کا نبی ہونا بھی محال ہوا اور اس پر جو بھی معلق کیا جائے خواہ فی نفسہ ممکن بھی ہوتا تو بھی محال ہوتا۔ کیونکہ معلق علی المحال بھی محال ہے۔ پس اگر اس کی سند صحیح بھی ہو تو بھی یہ ممتنع الوقوع ہے۔

(۲) ولا تقولوا لا نبی بعدہ:

قادیانی: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: "قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔" (مجمع البحار ص ۸۰، درمنثور ص ۲۰۴ ج ۵) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک نبوت جاری تھی۔

جواب:۱...... حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف اس قول کی نسبت صریحاً بے اصل و بے سند ہے۔ دنیا کی کسی کتاب میں اس کی سند مذکور نہیں۔ ایک بے سند قول سے نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ کے خلاف استدلال کرنا سراپا دجل و فریب ہے۔

جواب:۲...... رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" اور حضرت عائشہ صدیقہ کا قول: "ولا تقولوا لا نبی بعدہ" یہ صریحاً اس فرمان نبوی ﷺ کے مخالف ہے، قول صحابیؓ و قول نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تعارض ہو جائے تو حدیث و فرمان نبوی کو ترجیح ہوگی، پھر لا نبی بعدی حدیث شریف متعدد صحیح اسناد سے مذکور ہے اور قول عائشہ ایک موضوع اور بے سند قول ہے، صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ کیسے قابل حجت ہو سکتا ہے؟

جواب:۳...... خود حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کنز العمال ص ۳۳ ج ۸ میں روایت ہے: "لم یبق من النبوۃ بعدہ شئی الا المبشرات" اس واضح فرمان کے بعد اس بے سند قول کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف منسوب کرنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟

جواب:۴...... قادیانی دجل ملاحظہ ہو کہ وہ اس قول کو جو مجمع البحار میں بغیر سند کے نقل کیا گیا ہے استدلال کرتے وقت بھی آدھا قول نقل کرتے ہیں، اس میں ہے: "ھذا ناظر الی نزول عیسیٰ علیہ السلام۔" (تکملہ مجمع البحار ص ۸۰) اگر ان کا مغیرہؓ کا جو قول: "اذا قلت خاتم الانبیاء حسبک" وغیرہ جیسے آتے ہیں۔ ان سب کا مقصد یہی ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ تھا، یہ نہ کہو کہ آپ ؐ کے بعد نبی کوئی نہیں (آئے گا) اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، یہ کہو کہ آپ ؐ خاتم النبیین ہیں یعنی آپ ؐ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہیں جائے گا۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام من نبی قبلہ وہ آپ ؐ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔

جواب:۵...... اس قول میں بعدہ خبر کے مقام پر آیا ہے، اور خبر افعال عامہ یا افعال خاصہ سے محذوف ہے۔ اس نے اس کا پہلا معنی یہ ہوگا: "لا نبی مبعوث بعدہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ مرقات حاشیہ مشکوٰۃ شریف پر یہی ترجمہ مراد لیا گیا ہے جو صحیح ہے۔

دوسرا معنی:...... "لا نبی خارج بعدہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ظہور نہیں ہوگا۔ یہ غلط ہے، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ حضرت مغیرہؓ نے ان معنوں سے: "لا تقولوا لا نبی بعدہ" کی ممانعت فرمائی ہے، جو سو فیصد ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے۔

تیسرا معنی:...... "لا نبی حی بعدہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں، ان معنوں کو سامنے رکھ کر حضرت عائشہ نے: "لا تقولوا لا نبی بعدہ" فرمایا۔ اس لئے کہ خود ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی روایات منقول ہیں۔

قادیانی سوال:

اگر اس قول عائشہ صدیقہؓ کی سند نہیں تو کیا ہوا تعلیقات بخاری کی بھی سند نہیں۔

جواب: یہ بھی قادیانی دجل ہے ورنہ فتح الباری کے مصنف علامہ ابن حجر نے الگ ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے، جس کا نام تعلیق التعلیق ہے۔ اس میں تعلیقات صحیح بخاری کو موصول کیا ہے۔

۳: مسجدی آخر المساجد

قادیانی:...... حضور ﷺ نے فرمایا: "مسجدی آخر المساجد" ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد دنیا میں ہر روز مسجدیں بن رہی ہیں، تو نبی بھی بن سکتے ہیں۔

جواب: یہ اشکال بھی قادیانی دجل کا شاہکار ہے، اس لئے جہاں "مسجدی آخر المساجد" کے الفاظ احادیث میں آئے ہیں، وہاں روایات میں آخر مساجد الانبیاء کے الفاظ بھی آتے ہیں، تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت مبارکہ یہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کا گھر (مسجد) بناتے تھے۔ تو انبیاء کرام علیہم السلام کی مساجد میں سے آخری

مسجد، مسجد نبوی ہے۔ یہ ختم نبوت کی دلیل ہوئی نہ کہ اجرائے نبوت کی۔ ترغیب والترہیب میں آخر المساجد الانبیا کے الفاظ صراحت سے موجود ہیں۔ نیز کنز العمال ص ۲۵۹ ج ۶ باب فضل الحرمین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے: ”عن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم الانبیا ومسجدی خاتم المساجد الانبیا۔“

۱۱:۴ ایک خاتم المہاجرین

قادیانی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا: ”اطمئن یا عم (عباس) انک خاتم المہاجرین فی الہجرة کما انا خاتم النبیین فی النبوة۔“ (کنز العمال ص ۱۷۸ ج ۶) اگر حضرت عباسؓ کے بعد ہجرت جاری ہے تو حضور ﷺ کے بعد نبوت بھی جاری ہے۔

جواب..... قادیانی اس روایت میں بھی دجل سے کام لیتے ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عباسؓ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ کے سفر پر روانہ ہوگئے تھے، مکہ مکرمہ سے چند کوس باہر تشریف لے گئے تو راستہ میں مدینہ طیبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدسیوں کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ فتح کرنے کے لئے تشریف لائے، راستہ میں ملاقات ہوئی تو حضرت عباسؓ کو افسوس ہوا کہ میں ہجرت کی سعادت سے محروم رہا۔ حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ کو تسلی دی، حصول ثواب کی بشارت دیتے ہوئے یہ فرمایا۔ اس لئے واقعی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباسؓ تھے، اس لئے کہ ہجرت دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف کی جاتی ہے، مکہ مکرمہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ایسے فتح ہوا جو قیامت کی صبح تک دار الاسلام رہے گا، تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر واقعی حضرت عباسؓ ہوئے۔ آپ کا فرمانا ”اے چچا تم خاتم المہاجرین ہو“ تمہارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے گا اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا۔ اس لئے امام بخاری فرماتے ہیں کہ: ”لا ہجرة بعد الفتح۔“ (بخاری ص ۴۳۳ ج ۱)۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اصابہ ص ۲۷۱ ج ۲ طبع بیروت میں فرماتے ہیں:

”هاجر قبل الفتح بقليل وشهد الفتح“

”حضرت عباسؓ نے فتح مکہ سے قدرے پیشتر ہجرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔“

۵: ابوبکر خیر الناس

قادیانی..... ”ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبیا“ ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے۔

جواب..... یہ روایت کنز العمال ص ۱۹۱ ج ۱۲ (طبع دکن) کی ہے، اس کے آگے ہی لکھا ہے: ”هذا الحديث احد ما انكر“ یہ روایت ان میں سے ایک ہے، جس پر انکار کیا گیا ہے، ایسی منکر روایت سے عقیدہ کے لئے استدلال کرنا قادیانی دجل کا شاہکار ہے۔

جواب ۲..... کنز العمال ص ۱۵۹ ج ۱۲ روایت ۲۰۴ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے:

”ما صحب النبيين والمرسلين اجمعين ولا صاحب يٰسين افضل من ابي بكر“

ترجمہ: ”رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیا و رسل کے صحابہؓ سے ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں۔“

حاکم میں حضرت ابوہریرہؓ سے کنز العمال میں ص ۱۸۰ ج ۱۲ پر روایت کے الفاظ ہیں:

”ابوبكر و عمر خير الاولين والآخرين وخير اهل السموات وخير اهل الارضين الا النبيين والمرسلين“

ترجمہ: ”زمینوں و آسمانوں کے تمام اولین و آخرین سوائے انبیا و مرسلین کے باقی سب سے ابوبکرؓ و عمرؓ افضل ہیں۔“

ان روایات کو سامنے رکھیں تو مطلب واضح ہے کہ انبیا کے علاوہ ابوبکرؓ باقی سب سے افضل ہیں۔ لیجئے اب ان تمام روایات کے سامنے آتے ہی قادیانی دجل پارہ پارہ ہوگیا۔

جو جان مانگو تو جان دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں

ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز

فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر

داخلہ جاری ہے

عریانی۔ فحاشی۔ بے حیائی اور دیگر غیر اسلامی عقائد سے محفوظ

CCA•COM•DOM•DCA•DCG

☎ 710474 کورسز شروع ہیں۔ دیگر حسب خواہش

برائے رابطہ حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل)

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS

عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS

SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR, MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

ڈاکٹر دین محمد فریدی

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق حقائق کے آئینے میں

جولائی ۲۰۰۱ء کا شمارہ اس وقت میرے سامنے ہے' اس میں جناب اختر صاحب خٹک کا خطاب شرکاء ورکشاب سے ہے۔ پاکستان دشمنی میں جناب خٹک صاحب بھارت اور پاکستان کو کشمیر کے معاملے میں برابر کا مجرم قرار دیتے ہیں۔ ہماری حکومت کا کردار بھی معقول نہیں ہے۔ جو جہادی تنظیمیں یہاں سے کشمیر جا کر لڑائی کرتی ہیں' ان کے اور ہندوستان کے مؤقف میں کیا فرق رہ جاتا ہے ہندوستان کہتا ہے کہ: ''کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے'' یہ کہتے ہیں کہ: ''کشمیر ہماری شہ رگ ہے'' دونوں ایک ہی بات کہہ رہے ہیں۔ ان الفاظ کی رو سے کشمیر کے معاملے میں پاکستان برابر کا مجرم ہے جیسا کہ جناب خٹک صاحب نے فرمایا کہ: ''ہندوستان نے کشمیر میں جنگ بندی کے اعلان کئے لیکن صرف محدود وقت کے لئے۔'' پاکستان نے بھی کنٹرول لائن سے فوج بلانے کا اعلان کیا لیکن کوئی ایسا ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا جس سے امن قائم ہونے کی یقین دھانی ہو۔ گویا کہ پاکستان آزاد کشمیر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر ہندو بنئے کے سامنے ڈال دے' عیار بنیا اسے بھی ہڑپ کر جائے اور پھر اسلام دشمن ادارہ اقوام متحدہ ایسی ہی چال چلے جیسے مقبوضہ کشمیر کے معاملے میں اکیاون سال ہو گئے چل رہا ہے۔ پاکستان دشمنی اور پاکستان کو بے بس کرنے کے لئے خٹک صاحب پاکستان کو مشورہ دیتا ہے کہ: ''پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر فوراً دستخط کر دینے چاہئیں کیونکہ اس میں پاکستان کا فائدہ ہے' پاکستان تنہا رہ گیا ہے' دستخط کر دینے سے اس کی تنہائی ختم ہو جائے گی۔'' میں جناب خٹک صاحب سے پوچھتا ہوں کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کرنے کا پاکستان کا ہی دکھ کیوں ہے؟ اپنے آقا امریکہ' ہندوستان اور اسرائیل کو تمہارا یہ مشورہ کیوں نہیں لیا' دستخط نہ کرنے سے اگر وہ ملک تنہا نہیں تو پاکستان کیسے تنہا ہے؟ پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے کا تمہیں اور تمہاری حقوق انسانی کو دکھ ہے تمہاری تمام گفتگو میں یہ بات واضح نظر آ رہی ہے اور ڈاکٹر گوبلز کی پیروی میں تم جھوٹ بول رہے ہو کہ ایٹمی دھماکوں پر کچھ لوگ واویلا کرتے تھے وہ واویلا کرنے والی بھی تمہاری عاصمہ جہانگیر تھی' جس نے اسلام آباد کی سڑکوں پر اپنے جیسی چند عورتوں کو لے کر ننگے سر جلوس نکالے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی مصنوعی قبر بنا کر جوتے مارے' ہندوستان کے ایٹمی دھماکے کرنے پر تو تمہارے حقوق انسانی کے ادارہ نے کوئی آواز نہیں اٹھائی؟

اسی رسالہ میں جناب آئی اے رحمن صاحب کا مضمون ہے جو کہ اپنے مضمون میں اسلام کی بھیانک تصویر پیش کرتا ہے' اسلام کو صرف مولویوں کا مذہب کہتا ہے۔ دراصل حقوق انسانی والے یہ ادارے ڈالروں کی جھنکار میں اتنی دور جا چکے ہیں' جہاں سے واپس آنا بہت مشکل ہے۔ سوئے ہوئے انسان کو تو جگایا جا سکتا ہے مگر جو جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لے اس کا جگانا مشکل ہوتا ہے۔ جسے برائی کے نقصانات کا علم نہ ہو اسے نقصان بتا کر برائی اور گناہ سے ہٹایا جا سکتا ہے لیکن جو گناہ کو گناہ اور برائی کو برائی سمجھتا ہو پھر بھی کئے جائے' اس کے باز آنے اور توبہ کرنے کے آثار کم ہوتے ہیں۔ حقوق انسانی کا یہ نام نہاد ادارہ جانتا بوجھتا سو رہا ہے اور جان بوجھ کر برائی اور گناہ کر رہا ہے' لہٰذا اس کو جگانا اور برائی سے ہٹانا بہت مشکل ہے' مگر ہم یہ اجازت بھی نہیں دے سکتے کہ یہ اسلام کی بیخ کنی اور ہمارے پیارے ملک کی جڑیں کاٹے' مسٹر افراسیاب خٹک اسی شمارے میں خود معترف ہیں کہ: ''اس برصغیر کی تقسیم ہندو اور مسلم کی بنیاد پر ہوئی' جب پاکستان اسلام کی بنیاد پر بنا تو یہاں مسلم آبادی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا قانون رحمت بنانے کی جدوجہد کرے' کسی غیر مسلم کو کیا حق ہے کہ وہ ہمیں ہمارے حق سے روکے۔''

جناب آئی اے رحمن صاحب یہ ملک مسلمانوں نے عظیم قربانی دے کر حاصل کیا' اب مسلمان اگر اس کے صلے میں اس ملک میں اسلام کے قانون کو نافذ کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں تو تم اسے ملائیت کا طعنہ دیتے ہو' علماء دین کو تو تم کہتے ہو کہ وہ اسلام کی روح کو نہیں سمجھتے' کیا اسلام کی روح کو سمجھنے کے لئے اسکالر ہمیں مغربی ممالک سے درآمد کرنے پڑیں گے؟ جس جمہوریت کا تم راگ الاپتے ہوئے ترپن سال سے اس جمہوریت کی چکی میں پاکستانی عوام پس رہے ہیں' اس دوران ایک درویش صف رہنما مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صرف نو ماہ صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ بنا وہ دور صوبہ سرحد میں ترقی کا سنہری دور ہے' کوئی شخص اس پر دوران حکومت انگلی نہیں اٹھا سکا' کوئی کرپشن اس کے ذمہ نہیں لگی' کوئی

بدعہدی ثابت نہیں ہوئی' مسلمان اپنی تاریخ کو بھول جاتا ہے' مگر یہود و ہنود و نصاریٰ کو مسلمان کی تاریخ اچھی طرح یاد ہے' اس کی روشنی میں ان کافر طاقتوں کے فیصلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں میں غدار پیدا کئے جاتے ہیں' ان غداروں ہی نے اسلام کا چہرہ مسخ کیا ہے۔

محترم آئی اے رحمٰن صاحب! آپ نے اسلام کے قانون کو جمہوری قانون کے ذریعے سمجھنے کی ناروا سعی کی ہے' اسلام کا قانون جامع اور مکمل ہے' جمہوری قانون کی طرح اس میں رخنے نہیں' آپ نے اپنے مضمون میں کہا ہے کہ ضیاالحق نے مولویوں کے نظریات کے مطابق قدم اٹھایا مگر باز رہا' محترم ضیاالحق دور میں اسلام کا جتنا تمسخر اڑایا گیا اور آپ جیسے لوگوں کو کھلی چھٹی ملی اور کسی دور میں جرأت نہیں ہوئی۔ تم کو اقلیتوں کا بڑا دکھ ہے' ان کو مسلط کرنے کی ہر ناروا کوشش کرتے ہو' اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک میں اقلیتوں کو تو دو دو ووٹوں کا حق دلوانے پر مصر ہو اور جمہور کے حقوق غصب کرتے ہو' جس اقلیت کا تمہیں بڑا دکھ ہے وہ قادیانی ہیں۔ علامہ اقبال مرحوم نے بہت پہلے اس طبقہ کو اسلام دشمن اور ملک دشمن قرار دیا تھا۔ تم اپنے وقار کے لئے علامہ اقبال مرحوم کا نام استعمال کرتے ہو مگر اس کے قول پر عمل نہیں کرتے۔ علامہ اقبال مرحوم تو قادیانیت کو برداشت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے' ایک تمہاری نام نہاد حقوق انسانی ہے جو اسے ملک پر مسلط کرنا چاہتی ہے' یہ اس ملک کے قانون کے بھی باغی ہیں' اسلام سے تو ان کی کھلی بغاوت ہے ہی۔ تمہاری محترمہ حنا جیلانی اسی شمارہ "جہد حق" میں کہہ رہی ہیں کہ: "۱۹۷۳ء کا آئین ٹھیک ہے۔" تو تمہاری یہ نام نہاد مظلوم اقلیت "قادیانیت" اس آئین کو کیوں تسلیم نہیں کرتی؟ کیوں اپنے آپ کو مسلمان لکھوا کر مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتی ہے؟ آج پاکستان کے تمام صوبوں اور مرکز اور فوج میں تقریباً ایک ہزار قادیانی اہم کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ تحقیق کر لیں سب نے اپنے فارم میں مذہب "اسلام" درج کیا ہے جو کہ مسلمانوں کے حقوق پر کھلا ڈاکہ ہے۔ جھوٹی آسامیوں پر تو کوئی حساب ہی نہیں' جب مسلمان اپنے حقوق کا دفاع کرتا ہے تو تمہیں اقلیتوں پر ظلم نظر آتا ہے؟

جناب! جو جماعت اقلیتوں کے حقوق کی داعی ہے اور خاص کر قادیانیوں کے حقوق مسلمان غصب نہیں کر رہے بلکہ خود قادیانی رائیل فیملی ان کے حقوق غصب کر رہی ہے' وہ ایسے کہ موڈی گورنر پنجاب کے دور میں انجمن احمدیہ نے لیز پر ننانوے سال مگر پھر منتقل کرالی۔ قیمت بھی نہ ہونے کے برابر ایک آنہ فی کینال مگر قادیانیوں کو ہزاروں روپے مرلہ کے حساب سے فروخت کر کے حکم دیا کہ یہاں اپنے مکانات تعمیر کریں' مگر زمین کی ملکیت رائیل فیملی کے پاس رہے گی اب کوئی قادیانی صدق دل سے اسلام قبول کرے یا کسی وجہ سے ان رائیل فیملی کے شہزادوں سے اختلاف ہو جائے تو اس سرزمین پر رہنے کی اجازت نہیں؟ اپنا تمام اثاثہ چھوڑنا پڑتا ہے' ان کے امانت فنڈ میں جو جمع ہیں وہ بھی ختم' نام نہاد بہشتی مقبرہ کے نام پر جو لوٹ مار مچا رکھی ہے وہ بھی ہضم۔ قادیانیوں کو یہ حق ہی حاصل نہیں کہ قادیانیت کے سربراہوں سے اختلاف کر سکیں' کیا وہاں حقوق غصب نہیں ہو رہے؟ مسلمان علما تو صرف اسلام اور اپنے عقیدے کا دفاع کرتے ہیں' اگر قادیانی آج آئین پاکستان کو من الحیث الجماعت تسلیم کرنے کا قرار کر لیں اور آئین پر عمل کرنا شروع کر دیں تو وہ دوسری اقلیتوں کے برابر حقوق لے سکتے ہیں' کبھی آپ نے یا آپ کی حقوق انسانی نے یہ آواز اٹھائی ہے کہ رائیل فیملی کے شہزادے ان کے حقوق غصب نہ کریں؟ یہاں میں ان کی باتوں کا ذکر نہیں کرتا جن کا ذکر قادیانیت سے تائب ہونے والے نوجوانوں نے کیا ہے' کتابیں لکھی ہیں' آپ کو سب کچھ معلوم ہے مگر آنکھیں بند ہیں' مسلمان اس وقت اکثریت میں ہونے کے باوجود اپنے اندر کی کالی بھیڑوں کے سبب ہر جگہ مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں' کہیں اگر جذبہ جہاد زندہ ہوتا ہے تو آپ جیسے حضرات غیر ملکی طاقتوں کے اشارہ پر شور شرابا شروع کر دیتے ہیں اور اسلام کو ملائیت کا نام دے کر بدنام کرتے ہیں۔

اس شمارہ "جہد حق" میں آپ حضرات کی ہمجولی اور بدنام زمانہ عاصمہ جہانگیر کی ہمشیرہ حنا جیلانی صاحبہ نے عورتوں کے حقوق نہ دینے کا گلا بڑے دکھ سے بے نظیر صاحبہ اور عابدہ حسین صاحبہ کا بھی کیا کہ انہوں نے عورتوں کے حقوق کے لئے اپنے اقتدار میں کچھ نہیں کیا۔

اگر پاکستان میں عورتوں کے حقوق غصب ہوتے تو وہ کچھ کرتی جبکہ پاکستان میں عورتوں کو حقوق مغرب سے بھی بہتر ملے ہوئے ہیں تو وہ کیوں اس معاملہ کو اٹھائیں' البتہ حقوق سے مراد آپ کی جماعت کے نزدیک عورت کو درِ خانہ سے نکال کر چراغ محفل بنانا ہے جس کو وہ بھی غلط تصور کرتی ہیں' آپ عورت کو مستورات کے درجہ سے نکالنا چاہتی ہیں' فحاشی' عریانی' بے حیائی' اولاد اور ماں باپ میں گھر گھر لڑائی یہ ہی حقوق ہیں؟

حقوق اگر اقلیت کے ہیں تو اکثریت کے بھی حقوق ہیں۔ جمہوریت کا احترام کیجئے' ملائیت کے نام پر اسلام کو بدنام نہ کیجئے' اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے' علما اس کی صرف تشریح کرتے ہیں' قانون بنا ہوا ہے' خدا کسی نافذ کرنے والے کو توفیق عطا فرمادے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت میں اچھے برے حکمران آئے مگر دنیا میں اتنی بدامنی نہیں تھی جتنی آج کل آپ کے ہیرو امریکہ نے دنیا میں پھیلا رکھی ہے۔ امید ہے کہ آپ غور فرمائیں گے!!!

☆☆..........☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر میرپور خاص میں

”یوم ختم نبوت“ بھرپور انداز میں منایا گیا

میرپور خاص (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم کی اپیل پر ۷/ستمبر کو پورے ملک کی طرح میرپور خاص میں بھی یوم ختم نبوت منایا گیا۔ نماز جمعہ کے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور قادیانیت کے کفریہ عقائد وعزائم سے عوام الناس کو باخبر کیا گیا اور دینی غیرت کی بنیاد پر قادیانیوں سے ہر قسم کے تعاون سے تعلقات ختم کرکے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی اس سلسلہ میں مولانا مفتی منیر احمد طارق نے جامعہ مسجد اقصیٰ منصور کالونی میں نماز جمعہ کے خطاب میں قادیانی فتنے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ انگریزی استعمار نے اپنی سیاسی ضرورت کے پیش نظر قادیانی فتنہ کو وجود بخشا اور انگریزوں کی غلامی میں یہ فتنہ پروان چڑھا اور دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے اس فتنہ نے مذہبی رنگ اختیار کرلیا تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکے ورنہ حقیقت میں قادیانیوں کا مذہب سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں یہ صرف انگریز ایجنٹوں کا گروہ ہے جو اسلام دشمن قوتوں کے سیاسی مفادات کے تحفظ کی خاطر کام کرتا رہا ہے اور تاحال کررہا ہے اس لئے اسرائیل جیسی یہودی ریاست میں ان کا مشن قائم ہے اور یہودیوں کی فوج میں سینکڑوں قادیانی نوجوان گوریلا ٹریننگ حاصل کرکے اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرتے ہیں قادیانیوں کو جب اپنی منزل مقصود پر پہنچایا یعنی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس وقت سے یہ اس طرح کے پروپیگنڈہ کررہے ہیں۔ یہ دن ۷/ستمبر مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا دن بھی ہے اور اپنے اسلاف کی یاد تازہ بھی کرتا ہے ۹۰ سال کی جدوجہد کے بعد علماً امت ومشائخ نے قادیانیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا راستہ روکا اور ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے راستہ روک دیا اور عوام الناس کو اچھی طرح سے باخبر کرادیا کہ اس فتنہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ختم نبوت ہمارے ایمان کی جان ہے اس کی ہر طرح سے حفاظت کرنا ہمارا اولین فریضہ بنتا ہے ناموس رسالت تحفظ کے لئے اپنا تن من اور دھن حاضر ہے۔ آخر میں یہ قراردادیں منظور کرائی:

☆......سی بی آر کے چیئرمین ریاض ملک کٹر قادیانی ہے اس کو فوراً برطرف کیا جائے۔

☆......قادیانیوں کو مذہبی قرار دے کر اقلیت سے مستثنیٰ قرار دینے کی مذمت کی اور اس کو مذہبی ٹولہ نہ شمار کیا جانے کا مطالبہ کیا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: عورتوں کے مسائل اور ان کا حل

نام مؤلف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قیمت: درج نہیں

ناشر: مبین ٹرسٹ

پوسٹ بکس نمبر ۱۴۰۷ اسلام آباد

زیر نظر ”عورتوں کے مسائل اور ان کا حل“ مبین ٹرسٹ اسلام آباد کے مہتمم واراکین کے ذوق اصلاح کی عکاسی کرنے والے پانچ حصوں پر مشتمل کتب کا سیٹ ہے۔ جن میں پہلا حصہ ”وضع قطع“ کے متعلق ہے ضخامت ۳۲ صفحات‘ دوسرا حصہ ”پردے“ کے متعلق ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے‘ تیسرا حصہ ”طہارت“ کے متعلق ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے‘ چوتھا حصہ ”عورتوں کی نماز“ کے متعلق ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور پانچواں حصہ ”توہمات‘ رسومات اور غلط عقائد“ کے متعلق ہے جو کہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

دین اسلام نے عورت کو وہ اعلیٰ وارفع مقام دیا ہے جو دنیا کے دیگر مذاہب میں نہیں دیا گیا۔ ماں‘ بہن‘ بیٹی کی حیثیت سے عورت اپنے ایک منفرد تقدس کی حامل ہے۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفہوم: ”جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔“ بیٹیوں کی صحیح اسلامی احکامات کے مطابق پرورش پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ہم میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ اولاد کی پرورش کے لحاظ سے ماں کی گود سب سے پہلی درسگاہ ہے نسل انسانی کی دینی ودنیاوی ترقی کا انحصار ایماندار‘ دیانتدار‘ متقی‘ پرہیزگار‘ جسمانی عقل ودانش اور فکر کے لحاظ سے صحت مند ماؤں پر ہے۔ ایک عظیم ماں ہی عظیم سپوت کو جنم دے سکتی ہے۔ اگر ہم دین ودنیا کی ترقی کی بام عروج پر پہنچنا

چاہتے ہیں تو اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت پر اپنی بھرپور توجہ مرکوز رکھیں' لڑکوں اور لڑکیوں میں تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اور کسی بھی طرح غیر مساویانہ رویہ اختیار نہ کریں اگر بچے اللہ کی نعمت ہیں تو بچیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں' مستقبل میں جہاں بچے ملک و ملت کے اپنے اپنے شعبوں کے لحاظ سے بحیثیت مسلمان قائد و رہنما ہوں گے وہاں بچیاں بھی مستقبل کے معماروں کی عظیم مائیں بنیں گی۔

ادارۂ مبین ٹرسٹ اسلام آباد کی کاوش قابل صد تحسین ہے کہ اس نے عورتوں کے مسائل کے بارے میں حسب سابق' دیدہ زیب و خوبصورت سرورق' عمدہ طباعت کے ساتھ افادہ عام کے لئے اپنی عمدہ مطبوعات میں اضافہ کیا ہے۔ ناشرین و قارئین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

وسطی افریقہ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے قدم

وسطی افریقہ کے وزیر برائے ٹیلی کمیونیکیشن نے گزشتہ دنوں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے اپنا اسلامی نام عبدالعزیز پسند کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ اسلام سے قریب کرنے اور اس میں دلچسپی پیدا کرنے میں ان کے فرانس میں تعلیم کے دوران الجزائری ساتھی کا اہم رول ہے جو وقتاً فوقتاً اسلام کی حقانیت اور دوسرے مذاہب کے بطلان پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو سالوں میں وسطی افریقہ کے ملکوں میں بھی اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے' جس نے عیسائی مبلغین کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے' چنانچہ ان علاقوں میں عیسائیوں نے متعدد دواخانے اور اسکولز قائم کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے' اسی طرح کینیا کے علاقے مارسابیت میں ۲۰۰ افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا' مگر وہاں مشکل یہ ہے کہ اس علاقے میں دعوتی مراکز اور مساجد نہ ہونے کے برابر ہیں' جس سے مزید اسلام کی دعوت کو آگے بڑھنے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔

چیچہ وطنی کا انتخابی اجلاس

چیچہ وطنی (رپورٹ: حبیب اللہ چیمہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے انتخابی اجلاس میں صدر: مولانا محمد ارشاد' نائب صدر: مولانا محمد نذیر' ناظم اعلیٰ: قاری زاہد اقبال' ناظم تبلیغ: مولانا عبدالباقی' خازن: حاجی محمد ایوب' ناظم نشر و اشاعت: حافظ حبیب اللہ چیمہ منتخب ہوئے۔ اجلاس میں حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ' قاری محمد سرور' مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا احمد ہاشمی' مولانا کفایت اللہ سمیت دیگر ساتھیوں نے شرکت کی۔

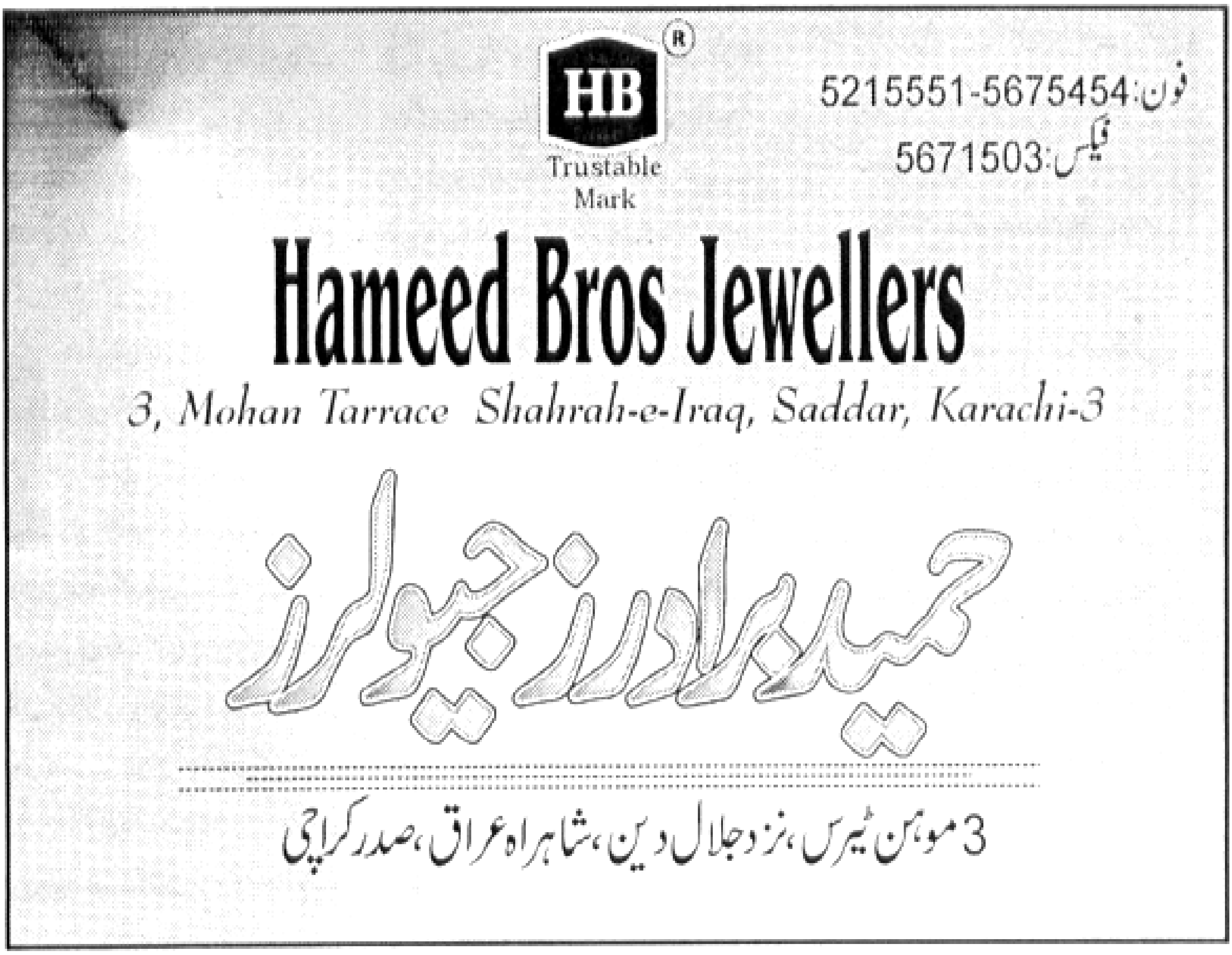

ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر کے شرکاء کے لئے خوشخبری

۱۱/۱۲ اکتوبر بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کو اس دفعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر ملیں گی۔ تمام شرکاء اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی اپنی لائبریریوں کو ختم نبوت کی کتب کا خزینہ بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	اصل قیمت	رعایتی قیمت صرف کانفرنس کے شرکاء کیلئے
:۱	خاتم النبیین (فارسی اردو)	مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	100 روپے	50 روپے
:۲	مقدمہ قادیانی مذہب وقادیانی قول وفعل	پروفیسر محمد الیاس برنی	150 روپے	75 روپے
:۳	قادیانی مذہب	پروفیسر محمد الیاس برنی	200 روپے	100 روپے
:۴	تحفہ قادیانیت (جلد اول)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
:۵	تحفہ قادیانیت (جلد دوم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	زیر طبع	کانفرنس تک آجائے گی
:۶	تحفہ قادیانیت (جلد سوم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
:۷	تحفہ قادیانیت (جلد چہارم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
:۸	احتساب قادیانیت (جلد اول)	مولانا لال حسین اخترؒ	100 روپے	50 روپے
:۹	احتساب قادیانیت (جلد دوم)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150 روپے	75 روپے
:۱۰	احتساب قادیانیت (جلد سوم)	مولانا حبیب الرحمٰن امرتسریؒ	150 روپے	75 روپے
:۱۱	احتساب قادیانیت (جلد چہارم)	حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ	200 روپے	100 روپے
	احتساب قادیانیت	حضرت تھانویؒ حضرت میرٹھیؒ	--------	--------
:۱۲	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150 روپے	75 روپے
:۱۳	سوانح مولانا تاج محمودؒ	صاحبزادہ طارق محمود	175 روپے	80 روپے
:۱۴	مسئلہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام	مولانا عبد اللطیف مسعود	120 روپے	60 روپے
:۱۵	تحریف بائبل بزبان بائبل	مولانا عبد اللطیف مسعود	100 روپے	50 روپے
:۱۶	قومی تاریخی دستاویز	مولانا اللہ وسایا	150 روپے	75 روپے
:۱۷	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	50 روپے	25 روپے
:۱۸	قادیانی شبہات کے جوابات	مولانا اللہ وسایا	100 روپے	50 روپے

نوٹ: دیگر مطبوعات از قسم خطبات وغیرہ تمام نصف قیمت پر ملیں گی۔ (انشاء اللہ)

REGD. NO. SS-160